الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

نام کتاب		کتاب الصغریٰ فی خصائص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
مصنف		امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم		حضور مفسر اعظم پاکستان، فیض ملت، شیخ القرآن وحدیث، خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت علامہ الحافظ مفتی پیر محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ

کمپوزنگ: مفتی فیاض احمد اویسی صاحب

ترتیب: محمد خادم اویسی صاحب

پروف ریڈنگ: محمد عثمان اویسی صاحب

ناشر: فیض ملت پبلی کیشنز، پیپلز کالونی گوجرانوالہ

اشاعت		۲۰۱۳ء
ہدیہ		80 روپے

﴿ناشر﴾

فیض ملت پبلی کیشنز، پیپلز کالونی گوجرانوالہ

0332-7376393 , 0323-7405665

فہرست

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

''کتاب الصغریٰ'' امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی میں مختصر اندکور ہوئی۔ فقیر نے اسے اردو میں ڈھالا ان کی عبارت میں کسی قسم کا ردوبدل نہیں کیا۔ ہاں کہیں کہیں مختصر توضیح اپنی طرف سے کی ہے لیکن وہ بھی بہت قلیل مقامات ہیں۔ اس کتاب کے ترجمہ سے عوام کو یقین ہو جائیگا کہ دور حاضرہ میں دواڑھائی صدیوں سے جو مذہب میں اختلاف برپا ہے۔ مذاہب کے اختلاف میں حق مذہب اہلسنت بریلویوں کا ہے یہ صدیوں پہلے جو حق مذہب چلا آرہا ہے وہ بریلوی اہلسنت کے مذہب کے مطابق ہے جیسے کتاب ہذا اور دیگر کتب اسلاف سے معلوم ہوتا ہے۔ نہ صرف امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب بلکہ آپ کی اکثر تصانیف سے یہی ثابت ہوتا ہے جو فقیر نے عرض کیا ہے اور الحمدللہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح اسلاف کا ہر جید امام اور عالم دین وہی لکھتا ہے جو امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصانیف میں اہلسنت کی ترجمانی فرمائی ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ معمولی شخصیت نہیں ہیں آپ اپنے دور کی صدی کے مسلم مجدد ہیں۔ مزید ان کے حالات فقیر کے مقالہ ترجمہ شرح الصدور میں پڑھیں۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ
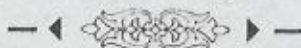
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ کتاب دو ابواب پر مشتمل ھے

باب اول

وہ خصائل جو حضور ﷺ کے لئے خاص ہیں اور آپ ﷺ سے پہلے کسی نبی کو بھی عطا نہیں ہوئے تھے۔ اس میں چار فصلیں ہیں۔

فصل 1: دنیا میں حضور ﷺ کی خصوصیات

(۱) آپ ﷺ تخلیق کی رُو کے اعتبار سے پہلے نبی ہیں۔

(۲) آپ ﷺ کی نبوت بھی سب سے مقدم ہے کیونکہ آپ ﷺ اُس وقت بھی نبی تھے۔

(۳) جب حضرت آدم علیہ السلام مٹی اور گارے میں تھے۔

(۴) آپ ﷺ سے سب سے پہلے عہد لیا گیا۔

(۵) جب خداوند ذوالجلال نے "اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ" فرمایا تو آپ ﷺ سب سے پہلے "بَلٰی" کہنے والے تھے۔

(۶) حضرت آدم علیہ السلام اور تمام مخلوقات آپ ﷺ کی وجہ سے پیدا کی گئی ہے۔

(۷) عرش پر تمام آسمانوں پر جنت پر اور جنت کی تمام چیزوں پر آپ ﷺ کا اسم گرامی مکتوب ہے۔

(۸) تمام ملکوت پر آپ ﷺ کا اسم گرامی مکتوب ہے۔

(۹) فرشتے ہر لحہ آپ ﷺ کے ذکر شریف میں مصروف رہتے ہیں۔

(۱۰) حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں اور ملکوتِ اعلیٰ میں آپ ﷺ کا اسم گرامی آذان میں لیا گیا۔

(۱۱) حضرت آدم علیہ السلام اور بعد میں آنے والے تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے عہد لیا گیا کہ وہ آپ ﷺ پر ایمان لائیں گے اور آپ ﷺ کی مدد کریں گے۔

(۱۲) کتب سابقہ میں آپ ﷺ کی آمد کی بشارت دی گئی اور آپ ﷺ کی تعریف کی گئی۔

(۱۳) سابقہ کتب میں آپ کے صحابہ کرام، خلفائے عظام اور اُمت کی تعریف کی گئی۔

(۱۴) آپ ﷺ کی ولادتِ باسعادت پر ابلیس کو آسمانوں کی طرف جانے سے روک دیا گیا۔

(۱۵) مہر نبوت آپ ﷺ کی پشت پر قلب مبارک کے بالمقابل ثبت کی گئی جہاں سے شیطان داخل ہوتا ہے حالانکہ تمام انبیاء کی مہر نبوت دائیں جانب ہوتی تھی۔

(۱۶) آپ ﷺ کے اسماءِ گرامی کی تعداد ایک ہزار ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔

(۱۷) آپ کا نام احمد ﷺ رکھا گیا اور آپ ﷺ سے پہلے کسی کا نام احمد نہ تھا۔

فائدہ ﴿ مسلم شریف کی حدیث میں مندرجہ بالا اشیاء کو حضور ﷺ کا خاصہ قرار دیا گیا ہے۔

(۱۸) ملائکہ نے دوران سفر میں آپ ﷺ پر سایہ کیا۔

(۱۹) آپ ﷺ از روئے عقل تمام لوگوں پر فائق ہیں۔

(۲۰) آپ ﷺ کو حسن کلی عطا کیا گیا ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو اس سے کچھ حصہ ملا تھا۔

(۲۱) ابتداء وحی میں حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو تین مرتبہ بھینچا۔

(۲۲) آپ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا۔

(۲۳) آپ ﷺ کی بعثت سے کہانت ختم ہو گئی۔

(۲۴) شیطانوں کو چوری چھپے آسمانوں کی خبریں لینے سے روک دیا گیا اور انہیں شہاب ثاقب کے ذریعے بھگایا گیا۔

(۲۵) آپ ﷺ کے والدین کو زندہ کیا گیا حتی کہ وہ آپ ﷺ پر ایمان لائے۔ آپ ﷺ کے ساتھ لوگوں سے محفوظ رہنے کا وعدہ کیا گیا۔

(۲۶) شب معراج مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کا سفر، ساتوں آسمانوں کا رستہ دینا اور بلندی اور قرب میں "مقام قوسین" تک پہنچنا۔

(۲۷) آپ ﷺ نے اس مقام پر قدم رکھا جہاں تک نہ کوئی نبی مرسل پہنچ سکا اور نہ ہی کوئی فرشتہ۔

(۲۸) انبیاء کرام علیہم السلام کو آپ ﷺ کے لئے قبروں سے اُٹھایا گیا۔

(۲۹) آپ ﷺ نے ملائکہ کی امامت کی۔

(۳۰) آپ ﷺ کو دوزخ اور جنت کا علم عطا کیا گیا ہے۔

(۳۱) آپ ﷺ رویت باری تعالیٰ سے فیضیاب ہوئے اور پروردگارِ عالم کی عظیم نشانیوں کو دیکھا۔

(۳۲) آپ ﷺ بوقت رویت محفوظ رہے حتی کہ نہ آنکھ پتھرائی اور نہ حواس میں خلل واقع ہوا۔

(۳۳) دو مرتبہ اپنے رب جل وعلا کی زیارت کی۔

(۳۴) براق پر سواری کی۔

(۳۵) فرشتوں نے آپ ﷺ کی معیت میں جنگ کی۔

(۳۶) آپ ﷺ جہاں تشریف لے جاتے فرشتے آپ ﷺ کے ساتھ ہوتے اور آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلتے تھے۔

(۳۷) آپ ﷺ کو کتاب دی گئی حالانکہ آپ ﷺ اُمی تھے۔ (یعنی دنیا

میں کسی استاد کے پاس آپ نہ پڑھے)

(۳۸) آپ ﷺ کی کتاب شانِ اعجاز رکھتی ہے طویل زمانہ گزر جانے کے باوجود تحریف وتبدل سے محفوظ ہے۔

(۳۹) آپ ﷺ کی کتاب میں وہ سب کچھ ہے جو پہلی کتابوں میں تھا بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

(۴۰) آپ ﷺ کی کتاب جامع ہے ہر چیز کا بیان ہے۔ اس کا یاد کرنا آسان ہے وہ ٹکڑوں کی صورت میں نازل ہوئی۔

(۴۱) اس کے ہر حرف کو پڑھنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں یہ زرکشی نے بیان کیا ہے۔ صاحِ التحریر فرماتے ہیں قرآن حکیم کو تیں خصلتوں کی بناء پر دیگر کتب پر فضیلت حاصل ہے جو دوسری کسی کتاب میں نہیں۔

(۴۲) حلیمی منہاج میں فرماتے ہیں یہ قرآنِ حکیم کی عظمت شان ہے کہ صرف اسی کتاب کو اللہ تعالیٰ نے بیک وقت دعوت بھی بنایا ہے۔

(۴۳) قرآن مجید کو دلیل بھی بیک وقت بنایا ہے۔

فائدہ: یہ مقام اس سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہ تھا۔ انبیاءِ سابقین کو پہلے دعوت عطا ہوتی تھی اور پھر دلیل علیحدہ عطا کی جاتی تھی اور اللہ تعالیٰ نے دعوت اور حجت دونوں کو قرآن مجید میں جمع فرمادیا ہے۔ قرآن معانی کی رُو سے دعوت ہے اور الفاظ کی رُو سے حجت ہے اور کسی بھی دعوت کے لئے یہی شرف کافی ہے کہ اس کی دلیل بھی اس کے ساتھ ہو۔

(۴۴) کسی بھی دعوت کے لئے یہی شرف کافی ہے کہ اس کی دلیل بھی اس کے ساتھ ہو اور دلیل کے لئے باعث عظمت ہے کہ اس کی دعوت اس سے علیحدہ نہ ہو۔

(۴۵) حضور ﷺ کو عرش کے خزانے عطا کیے گئے جو آپ ﷺ کے علاوہ کسی

کو عطا نہیں ہوئے۔

(۴۶) "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ"، سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی، سورۂ بقرہ کی آخری آیات یعنی "رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا الخ "سات طوال مفصل سورتیں سب حضور ﷺ کے خواص میں سے ہیں۔ قرآن حکیم آپ ﷺ کا معجزہ ہے اور یہ قیامت تک قائم رہے گا۔ دیگر تمام انبیاء کے معجزات ان کے زمانوں کے بعد منقطع ہو گئے۔

(۴۷) حضور ﷺ کے معجزات تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے زیادہ ہیں۔ بعض کے نزدیک آپ کے معجزات کی تعداد ایک ہزار ہے اور بعض کے نزدیک تین ہزار ہے سوائے قرآنِ حکیم کے اور صرف قرآن کے معجزات کی تعداد ستر ہزار ہے۔

(۴۸) امام حلیمی فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کے معجزات میں کثرتِ تعداد کے علاوہ اور خصوصیات بھی ہیں مثلاً ایجادِ اجسام اور آپ نے اس چیز کو حضور ﷺ کے معجزات میں شمار کیا ہے۔

(۴۹) حضور ﷺ کو وہ تمام معجزات وفضائل عطا کیے گئے جو تمام انبیاء سابقین کو عطا ہوئے تھے۔ یہ معجزات وفضائل حضورِ اکرم ﷺ کے علاوہ کسی نبی کو بیک وقت عطا نہیں ہوئے بلکہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام میں سے ہر ایک کو معجزات کی کسی خاص نوع کے ساتھ خاص کیا گیا۔

(۵۰) چاند آپ ﷺ کے اشارے سے شق ہوا۔ (تفصیل کے فقیر کی کتاب "شق القمر" کا مطالعہ کریں۔ فقیر اویسی غفرلہٗ)

(۵۱) پتھروں نے آپ ﷺ پر درود وسلام پڑھا۔

(۵۲) کھجور کا تنا آپ ﷺ کے لئے رویا۔ (تفصیل کے لیے فقیر نے علیحدہ لکھا)۔

(۵۳) آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی کا چشمہ پھوٹا اور یہ تمام چیزیں حضور ﷺ کے علاوہ کسی نبی کے لئے ثابت نہیں۔

(۵۴) بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء کرام کو معجزات کے لئے خاص فرمایا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بعض کو صفات کے لئے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ کو معجزات بھی عطا ہوئے اور صفات بھی تاکہ آپ ﷺ کی شانِ مصطفائی کا پتہ چلتا رہے۔

(۵۵) درخت آپ ﷺ سے ہمکلام ہوئے انہوں نے آپ ﷺ کی نبوت کی شہادت دی آپ ﷺ کی دعوت پر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔

(۵۶) آپ ﷺ نے مردوں کو زندہ کیا (باذن اللہ) مردوں سے کلام کیا۔

(۵۷) شیر خوار بچوں نے آپ ﷺ سے کلام کیا اور آپ ﷺ کی نبوت کی شہادت دی۔

(۵۸) حضور ﷺ کی شریعت قیامت تک برقرار رہے گی اور منسوخ نہیں ہوگی اور یہ شریعت پہلے کی تمام شریعتوں کی ناسخ ہے۔ اگر بالفرض انبیاء کرام حضور ﷺ کا زمانہ پائیں تو اُن پر آپ ﷺ کی اتباع واجب ہے۔

(۵۹) آپ ﷺ کی کتاب اور شریعت میں ناسخ اور منسوخ کا وجود آپ ﷺ کی خاصیات میں سے ہے۔

(۶۰) آپ ﷺ کی دعوت حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک تمام لوگوں کے لئے عام ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام آپ ﷺ کے نائب ہیں وہ اپنی اپنی معین شریعتوں کے ساتھ مبعوث ہوئے اس لئے آپ ﷺ نبی الانبیاء ہیں۔

(۶۱) آپ ﷺ جنوں کے بھی رسول ہیں۔

(بلکہ ساری مخلوق کے لیے جیسے صحیح حدیث شریف ہے اُرْسِلْتُ اِلَی

الْخلقِ کافۃ (یعنی میں ساری مخلوق کے لیے رسول ہوں (ﷺ))

(۶۳) بقول بعض ملائکہ کے بھی۔ امام سبکی اور امام بارزی نے اس قول کو ترجیح دی ہے۔

(۶۴) آپ ﷺ حیوانات، نباتات، جمادات اور شجرو حجر کے بھی نبی ہیں۔

(۶۵) آپ ﷺ تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں حتی کہ آپ ﷺ کفار کے لئے بھی رحمت ہیں کیونکہ آپ ﷺ کی وجہ سے ان کا عذاب مؤخر کیا گیا اور پہلی باطل اُمتوں کی طرح انہیں دنیا میں عذاب نہیں دیا گیا۔

(۶۶) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کو قسم سے یاد فرمایا ہے اور آپ ﷺ کی رسالت کی بھی قسم بیان فرمائی ہے۔

(۶۷) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے مخالفوں کا جواب اپنے ذمہ قدرت پر لیا ہے۔

(۶۸) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ساتھ تمام انبیاء علیہم السلام کی نسبت زیادہ نرمی سے خطاب فرمایا۔

(۶۹) اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حضور ﷺ کے اسم گرامی کو اپنے اسم گرامی کے ساتھ ملایا۔

(۷۰) تمام جہانوں پر آپ ﷺ کی اطاعت فرض کی۔

(۷۱) آپ ﷺ کی اطاعت مطلقاً فرض ہے اس میں نہ کوئی شرط ہے نہ استثناء۔

(۷۲) اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آپ ﷺ کے ہر عضو کی تعریف فرمائی۔

(۷۳) اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں آپ ﷺ کو نام نامی سے مخاطب نہیں فرمایا بلکہ کہیں "یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ" اور کہیں "یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ" فرمایا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ ﷺ کی اُمت پر حرام کر دیا کہ وہ آپ ﷺ کو نام لے کر پکاریں۔

فائدہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کو صرف رسول کہنا مکروہ

ہے کیونکہ رسول کہنے میں وہ تعظیم نہیں جو رسول اللہ کہنے میں ہے۔

(۷۴) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والوں پر فرض کیا گیا کہ وہ عرض گزار ہونے سے پہلے صدقہ پیش کریں بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

(۷۵) اللہ تعالیٰ نے تمام اُمتوں کے برعکس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی کوئی ایسی حالت نہیں دکھائی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبع مبارک پر شاق گزرتی۔

(۷۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم حبیب الرحمٰن ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیک وقت حبیب اللہ بھی ہیں اور خلیل اللہ بھی۔

(۷۷) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کلیم اللہ ہونے کا مرتبہ بھی حاصل ہے اور رویت باری تعالیٰ کا بھی۔

(۷۸) خداوند کریم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سدرۃ المنتہیٰ پر کلام فرمایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ پہاڑ پر۔

(۷۹) دو قبلے اور دو ہجرتیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہیں۔ ظاہر و باطن دونوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم صادر فرما سکتے ہیں۔

(۸۰) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رعب عطا ہوا سامنے کی طرف بھی ایک ماہ کی مسافت تک اور پیچھے کی طرف بھی ایک ماہ کی مسافت تک۔

(۸۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوامع الکلم عطا ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا ہوئیں۔

(۸۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وحی کی تمام قسموں میں کلام کیا گیا۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی نبی پر نازل نہیں ہوئے تھے۔

(۸۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت اور سلطنت دونوں عطا کی گئیں اسے امام غزالی

نے احیاء العلوم میں بیان کیا۔

(۸۴) آپ ﷺ کو ہر چیز کا علم عطا ہوا سوائے پانچ اشیاء کے جن کا ذکر قرآن حکیم میں موجود ہے۔ (اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَةِ الخ) اور ایک قول یہ بھی ہے کہ ان اشیاء کا علم تو عطا ہوا لیکن اسے پوشیدہ رکھنے کی تاکید کی گئی۔

(۸۵) روح کے معاملہ میں بھی اختلاف موجود ہے حق یہ ہے کہ آپ ﷺ کو علوم خمسہ اور روح کا بھی علم عطا ہوا۔

(۸۶) آپ ﷺ کو دجال کے متعلق علم عطا ہوا جو کسی کو بھی عطا نہیں کیا گیا۔

(۸۷) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے اس وقت مغفرت کا وعدہ فرمایا جب آپ ﷺ حیاتِ ظاہری میں صحیح سلامت چل پھر رہے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے علاوہ کسی کو امن کا وعدہ نہیں دیا اور آپ ﷺ ہی سے فرمایا

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ۔

(پارہ ۲۶، سورۃ الفتح، آیت ۲)

(تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں اور تمہارے پچھلوں کے)

اللہ تبارک وتعالیٰ آپ ﷺ سے دور فرمادے وہ الزامات جو آپ ﷺ پر ہجرت سے پہلے یا ہجرت کے بعد لگائے گئے اور ملائکہ سے فرمایا

وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْۤ اِلٰهٌ۔ (پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء، آیت ۲۹)

اور جو اُن میں سے یہ کہے کہ میں خدا ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا تو اسے ہم سزا دیں گے۔

(۸۸) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خدا کی قسم کوئی شخص نہ جانتا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے لیکن اس ہستی پاک یعنی حضور ﷺ کی یہ شان

نہیں بلکہ آپ ﷺ نے تو ہمیں بتایا ہے کہ آپ ﷺ پر لگائے جانے والے تمام الزامات کو دور فرما دیا گیا ہے۔

(۸۹) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذکر کو بلند کیا یہاں تک کہ اذان، خطبہ اور تشہد میں حضور ﷺ کا اسم گرامی اللہ تبارک و تعالیٰ کے نام کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔

(۹۰) آپ ﷺ پر آپ کی ساری اُمت پیش کی گئی تا کہ آپ ﷺ ملاحظہ فرمالیں۔

(۹۱) آپ ﷺ کی اُمت میں قیامت تک جو کچھ پیش آنے والا ہے۔ وہ آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا۔

(۹۲) آپ ﷺ کے حضور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آخر تک آنے والی تمام مخلوق پیش کی گئی جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کو اسمائے اشیاء کا علم عطا کیا گیا تھا۔

(۹۳) آپ ﷺ اولادِ آدم کے سردار ہیں۔ (آپ ارشاد ہے انا سید وُلدِ آدم میں اولادِ آدم کا سردار ہوں) پروردگارِ عالم کے نزدیک آپ ﷺ تمام مخلوق سے زیادہ معزز ہیں آپ ﷺ تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ تمام ملائکہ مقربین سے آپ ﷺ کا مقام بلند ہے۔

(۹۴) آپ ﷺ تمام مخلوق سے زیادہ صاحب فراست ہیں۔

(۹۵) آپ ﷺ کو چار وزراء عطا ہوئے۔ حضرت جبرئیل و میکائیل علیہما السلام اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما۔

(۹۶) حضورِ اکرم ﷺ کو چودہ نجیب صحابہ کرام عطا ہوئے۔

(۹۷) آپ ﷺ کو ہر چیز سے سات کا عدد عطا کیا گیا۔

(۹۸) آپ ﷺ کی معیت میں رہنے والا مامون ہوا۔

(۹۹) حضور ﷺ کی ازواج مطہرات آپ کے لئے معاون تھیں۔

(۱۰۰) آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات اور صاجزادیاں تمام جہانوں کی عورتوں سے افضل ہیں۔

(۱۰۱) آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات کا ثواب دوسری عورتوں کی نسبت دوگنا ہے۔

(۱۰۲) آپ ﷺ کے صحابہ کرام انبیاء علیہم السلام کے علاوہ تمام جہانوں سے افضل ہیں۔ان کی تعداد انبیاء علیہم السلام کی تعداد کے قریب ہے اور سارے درجہ اجتہاد پر فائز ہیں۔اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے جس کی پیروی کروگے راہ پاؤ گے۔

(۱۰۳) آپ ﷺ کا شہر مقدس تمام شہروں سے افضل ہے۔ایک قول یہ ہے کہ یہ افضلیت سوائے مکہ مکرمہ کے ہے اور یہی مختار ہے۔تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف ''محبوب مدینہ''

(۱۰۴) حضور ﷺ کے شہر مدینہ منورہ کے سانپوں کو قتل نہیں کیا جاسکتا۔صرف ڈرایا جاسکتا ہے اور سانپوں کو ڈرانے کے سلسلہ میں جو حدیث پاک وارد ہے وہ مدینہ طیبہ کے ساتھ خاص ہے۔

(۱۰۵) حضور ﷺ کے واسطے دن کے کچھ حصہ کے لئے مکہ کو حلال کیا گیا۔

(۱۰۶) حضور ﷺ کی دعا سے مدینہ طیبہ کو حرم قرار دیدیا گیا۔

(۱۰۷) مدینۃ النبی ﷺ کی مٹی امن والی ہے۔اس کا غبار کوڑھ کے مرض سے نجات دلاتا ہے۔

(۱۰۸) حضورِ اکرم ﷺ کی دعا سے مدینہ منورہ کی بکریوں کے آدھے پیٹ

میں اتنی برکت ہوتی ہے جتنی برکت دوسرے شہروں کی بکریوں کے پورے پیٹ میں ہوتی ہے۔

(۱۰۹) مدینہ منورہ میں نہ دجال داخل ہوگا اور نہ ہی طاعون۔

(۱۱۰) مدینہ طیبہ میں بخار کی وبا آئی تو اس کو جحفہ کی طرف منتقل کر دیا گیا اور مدینہ طیبہ محفوظ رہا۔

(۱۱۱) جب جبریل علیہ السلام طاعون اور بخار لے کر حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے بخار کو مدینہ منورہ میں روک لیا اور طاعون کو شام کی طرف بھیج دیا۔

(۱۱۲) جب حضور اکرم ﷺ کے اختیار فرمانے سے بخار مدینہ طیبہ کی لوٹا تو اہل مدینہ میں سے کسی شخص پر اثر انداز نہ ہو سکا۔ حتیٰ کہ آ کر حضور ﷺ کے درِ اقدس پر رُک گیا اور آپ ﷺ سے اجازت طلب کی کہ اُسے کس طرف جانا ہے اور کسے مبتلا کرنا ہے تو آپ ﷺ نے بخار کو انصار کی طرف بھیج دیا۔

(۱۱۳) قبر میں اُمتیوں سے آپ ﷺ کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

(۱۱۴) ملک الموت نے صرف آپ ﷺ سے روح قبض کرنے کی اجازت طلب کی تھی اور آپ ﷺ سے پہلے کسی مخلوق سے ملک الموت نے قبض روح کے لئے اجازت طلب نہیں کی۔

(۱۱۵) آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواج سے نکاح حرام کر دیا گیا ہے۔

(۱۱۶) حضور ﷺ جس قطعہ زمین میں مدفون ہیں وہ کعبہ اور عرش سے افضل ہے۔

(۱۱۷) بعض کے نزدیک آپ ﷺ کی سی کنیت اختیار کرنا حرام ہے اور بعض کے نزدیک آپ ﷺ جیسا نام یعنی محمد (ﷺ) رکھنا حرام ہے۔ بقول بعض قاسم نام رکھنا بھی حرام ہے تاکہ اس نام والے کے والد کو ابوالقاسم نہ کہا جا سکے جو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت مبارک ہے۔

(۱۱۸) خداوند کریم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم دینا جائز ہے کسی اور کو یہ مقام حاصل نہیں۔

(۱۱۹) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ستر کسی پر ظاہر نہیں ہوا اور اگر بالفرض کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر کو دیکھ لیتا تو اس کی آنکھیں بند کر دی جاتیں۔

(۱۲۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملے میں خطا جائز نہیں ہے۔

(۱۲۱) بعض کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نسیان (بھول جانے سے) محفوظ ہیں۔ تفصیل کے لیے فقیر کے رسالہ "این النسیان فی نبی آخر الزمان" کا مطالعہ کریں)

(۱۲۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کرام کے جملہ خصائص کے جامع ہیں یعنی جملہ انبیاء سابقین کی تمام خصوصیات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں جمع ہیں "آنچہ ہمہ دارند تو تنہا داری"

(۱۲۳) سابقہ انبیاء کرام اپنی اُمت میں جو فرائض سرانجام دیتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے علماءؒ میں سے ایک عالم وہ فرائض سرانجام دیں گے۔ حدیث پاک میں آیا ہے میری اُمت کے عالم بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں اور حدیث شریف میں ہے عالم کا اپنی قوم میں وہ مقام ہے جو نبی کا اپنی اُمت میں۔

(۱۲۴) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عبداللہ رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو عبداً الشکورا فرمایا اور نعم العبد بھی۔

(۱۲۵) قرآن اور کسی بھی دوسری کتاب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی پر درود بھیجنا مذکور نہیں اور یہ وہ درجہ ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء سے ممتاز کیا گیا ہے۔

(۱۲۶) آپ ﷺ کے اسمائے گرامی اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی کی طرح توفیقی ہیں۔

فصل 2: دنیا میں حضور ﷺ کی خصوصیات

دنیا میں حضور ﷺ کی اُمت شریعت کے خصائص۔

(۱۲۷) دنیا میں حضور ﷺ کی اُمت کے لئے غنیمتوں کو حلال کیا گیا۔

(۱۲۸) آپ ﷺ کی اُمت کے لئے تمام زمین کو سجدہ گاہ بنا دیا گیا اور پہلی اُمتیں صرف اپنی معبدوں میں ہی عبادت کرسکتی تھیں۔

(۱۲۹) حضور ﷺ کی اُمت کے لئے مٹی کو طہور یعنی پاک اور پاک کرنے والی بنایا گیا۔ بعض کے نزدیک اس کا مطلب وضو کے بجائے تیمم کرنا ہے اور یہی صحیح ہے۔ یہ اجازت پہلے انبیاء کی اُمتوں کو نہیں تھی۔

(۱۳۰) مسح علی الخفین (چمڑے کے موزوں پر مسح) آپ ﷺ کی شریعت کا خاصہ ہے۔ (کپڑے وغیرہ کی جرابوں پر مسح جائز نہیں)

(۱۳۱) پانی کو نجاست زائل کرنے کا طریقہ بنایا گیا۔ حالانکہ پہلی شریعتوں میں نجاست والی جگہ کو کاٹ دینا ضروری ہوتا تھا۔

(۱۳۲) پانی اگر کثیر ہو تو اس میں نجاست اثر انداز نہیں ہوتی۔

(۱۳۳) پانی کے ساتھ استنجا کرنا۔

(۱۳۴) استنجا کے لئے ڈھیلا اور پانی دونوں کو استعمال کرنا۔

(۱۳۵) پانچ نمازیں شریعت محمدی کا خاصہ ہیں۔ پہلی کسی شریعت میں اکٹھی پانچ نمازیں مشروع نہیں تھیں۔

(۱۳۶) یہ نمازیں ان اعمال کا کفارہ ہیں جو ان کے درمیان سرزد ہوں۔

(۱۳۷) نمازِ عشاء شریعت محمدیہ کا خاصہ ہے اسے اور کسی نے نہیں پڑھا۔

(۱۳۸) اذان، اقامت، اللہ اکبر کے ساتھ نماز کا آغاز اور آمین کہنا۔ بقول بعض مفسرین یہ چیزیں شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا خاصہ ہیں۔

(۱۳۹) ''اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ'' کہنا۔

(۱۴۰) نماز میں کلام کا حرام ہونا۔

(۱۴۱) قبلہ کی طرف رُخ کرنا۔

(۱۴۲) فرشتوں کی طرح نماز میں صفیں بنانا۔

(۱۴۳) اُمت محمدیہ کا سلام السلام علیکم ہے جو فرشتوں اور اہل جنت کا سلام ہے۔

(۱۴۴) جمعۃ المبارک کو عید کا درجہ حاصل ہونا۔

(۱۴۵) قبول دعا کی گھڑی

(۱۴۶) عید الاضحیٰ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے خصائص ہیں۔

(۱۴۷) صلوٰۃ جمعہ اُمت محمدیہ کے ساتھ خاص ہے۔

(۱۴۸) نمازِ باجماعت۔

(۱۴۹) رات کی نماز۔

(۱۵۰) نمازِ عیدین۔

(۱۵۱) سورج اور چاند کے گرہن لگنے کی نمازیں۔

(۱۵۲) طلب باراں کی نماز۔

(۱۵۳) صلوٰۃ وتر شریعت محمدیہ کا خاصہ ہیں۔

(۱۵۴) سفر میں نماز کو قصر کرنا۔

(۱۵۵) بارش میں دو نمازوں کو اکٹھا پڑھنا۔

(۱۵۶) مرض میں دو نمازوں کو اکٹھا پڑھنا بعض کے نزدیک شریعت محمدیہ کا خصائص ہیں اور یہی قول معتبر ہے۔ (لیکن اپنے وقت میں تفصیل کے لیے فقیر کے

رسالہ ''جمع بین الصلوتین'' کا مطالعہ کریں)

(۱۵۷) صلوٰۃ خوف اور یہ نماز کسی گذشتہ اُمت کے لیے مشروع نہیں تھی۔

(۱۵۸) شدتِ جنگ میں صلوٰۃ خوف پڑھنا اشارے سے اور جس طرح ممکن ہو اسی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔

(۱۵۹) ماہ رمضان خصائص شریعت محمدیہ میں سے ہیں۔

(۱۶۰) رمضان میں شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

(۱۶۱) جنت کو مزین کیا جاتا ہے۔

(۱۶۲) روزہ دار کے منہ کی بو مشک سے زیادہ پسندیدہ ہوتی ہے۔

(۱۶۳) روزہ داروں کے لئے روزہ افطار کرنے تک فرشتے استغفار کرتے ہیں۔

(۱۶۴) رمضان میں رات کو طلوع فجر تک کھانا پینا اور جماع مباح ہے حالانکہ پہلی اُمتوں میں سونے کے بعد یہ چیزیں حرام ہو جاتی تھیں۔ آغازِ اسلام میں یہی حکم تھا اور بعد کو یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

(۱۶۵) صوم وصال (یعنی افطار کئے بغیر اکٹھے دو روزے رکھنا) شریعت محمدیہ میں حرام ہے اور یہ روزہ پہلی شریعتوں میں مباح تھا۔

(۱۶۶) روزے کی حالت میں کلام کرنا مباح ہے حالانکہ پہلی شریعتوں میں حرام تھا۔

(۱۶۷) نماز میں حکم اس کے برعکس ہے یعنی شریعت محمدیہ میں کلام جائز نہیں اور پہلی شریعتوں میں جائز تھا۔

(۱۶۸) رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(۱۶۹) سحری کھانا اور جلد روزہ افطار کرنا۔

(۱۷۰) لیلۃ القدر اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاصہ ہے۔

(۱۷۱) یوم عرفہ بھی خاصہ اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔

(۱۷۲) یوم عرفہ کے روزہ کو دو سالوں کا کفارہ بنایا گیا کیونکہ وہ حضور ﷺ کی سنت ہے اور یوم عاشورہ کے روزہ کو ایک سال کا کفارہ بنایا گیا کیونکہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سنت ہے۔

(۱۷۳) شریعت محمدیہ ﷺ میں کھانے کے بعد ہاتھ دھونے سے دو نیکیاں ملتی ہیں کیونکہ یہ حضور ﷺ کی شریعت کا حکم ہے اور پہلے اس عمل پر ایک نیکی کا ثواب ملتا تھا کیونکہ وہ شرع تورات کا حکم تھا۔

(۱۷۴) چشمہ سے غسل کرنا۔

(۱۷۵) مصیبت کے وقت "اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ"

(۱۷۶) "لا حَوْلَ وَلا قُوَّۃَ اِلا بِاللّٰہِ" پڑھنا حضور ﷺ کے خصائص میں سے ہے۔

(۱۷۷) حضور ﷺ کی شریعت میں قبر میں لحد بنانے کا حکم ہے جب کہ پہلی شریعتوں میں قبر کو شق کیا جاتا تھا۔

(۱۷۸) شریعت محمدیہ میں اُونٹوں کو نحر کرنے کا حکم ہے جبکہ پہلی شریعتوں میں ذبح کا حکم تھا۔

(۱۷۹) بالوں کو سرخ مہندی لگانا اور پہلی اُمتوں میں یہ جائز نہیں تھا۔

(۱۸۰) شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا علیہ الصلوٰۃ والسلام داڑھی کو بڑھانے اور مونچھوں کو گھٹانے کا حکم دیتی ہے حالانکہ پہلی اُمتیں مونچھیں بڑھاتی اور داڑھی چھوٹی رکھتی تھیں۔

(۱۸۱) مغرب کو جلد اور فجر کو تاخیر سے پڑھنا۔

(۱۸۲) اشتمال صیام مکروہ ہے۔

(۱۸۳) صرف اکیلے جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے اور یہودی صرف عید کے دن روزہ رکھتے تھے۔

(۱۸۴) دس محرم کے روزہ کے ساتھ نو محرم کے روزہ کو ملانا شریعت محمدیہ کا حکم ہے۔

(۱۸۵) پیشانی پر سجدہ کرنا اور پہلی اُمتیں ایک طرف پر سجدہ کرتی تھیں۔

(۱۸۶) نماز میں تمیل مکروہ ہے اور پہلی اُمتیں نماز میں تمیل کیا کرتی تھیں۔

(۱۸۷) نماز میں آنکھیں بند کرنا مکروہ ہے اسی طرح اختصار۔

(۱۸۸) نماز کے بعد دعا کے لئے کھڑے ہونا۔

(۱۸۹) دورانِ نماز امام کا قرآنِ حکیم سے دیکھ کر تلاوت کرنا۔

(۱۹۰) دورانِ نماز خیالات میں منہمک ہونا شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں مکروہ ہے۔

(۱۹۱) شریعت محمدیہ نے عید کے دن نماز سے پہلے کھانے پینے کو جائز قرار دیا ہے اور اہل کتاب عید کے دن نماز سے پہلے کچھ نہیں کھاتے تھے۔

(۱۹۲) جوتوں (نئے) اور موزوں میں نماز پڑھنا خصائص شریعت محمدیہ میں سے ہے۔

(۱۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا امام جب قرأت کرتا تو وہ جواب دیتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو اُمت محمدیہ کے لئے ناپسند فرمایا اور فرمایا جب قرآن حکیم پڑھا جائے تو اس کو سنو اور خاموش ہو جاؤ۔

(۱۹۴) حضور ﷺ نے ایک آدمی کو جو نماز میں بائیں بازو پر ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ اس طرح بیٹھنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ یہودیوں کی نماز ہے۔

(۱۹۵) اُمت محمدیہ میں عورتوں کو مسجد میں داخل ہونے کی اجازت ہے اور بنی اسرائیل کی عورتوں کو اجازت نہیں تھی۔

(۱۹۶) پگڑیوں میں طرے رکھنا جو ملائکہ میں مروج ہے۔

(۱۹۷) پنڈلیوں کے وسط تک چادریں باندھنا بھی اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خواص میں سے ہے۔

(۱۹۸) شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا علیہ السلام میں "سدل" کپڑے کو دونوں کندھوں سے لٹکانا۔

(۱۹۹) اطلس پہننا۔

(۲۰۰) قمیض کو درمیان سے باندھنا۔

(۲۰۱) کچھ بالوں کو تھوڑا اور باقی کو زیادہ کاٹنا مکروہ ہے۔

(۲۰۲) قمری مہینے وقف۔

(۲۰۳) موت کے وقت تنہائی۔

(۲۰۴) مال کی وصیت اور نمازِ جنازہ جلدی ادا کرنا بھی اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے لئے خاص ہیں۔

(۲۰۵) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت تمام اُمتوں سے بہتر ہے۔ دیگر اُمتیں ان کے سامنے پشیمان ہوں گی لیکن یہ اُمت کسی غیر کے آگے پشیمان نہیں ہوگی۔

(۲۰۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے لئے دو نام اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے مشتق فرمائے ہیں۔ خداوند کریم کے دو اسماءِ مبارکہ "السلام" اور "المومن" سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے دو نام مسلم اور مومن مشتق ہوئے ہیں۔

(۲۰۷) دین محمدی کا نام اسلام ہے اور یہ وصف پہلے انبیاء علیہم السلام کا تھا اُمتوں کا نہیں۔ حضرت عبداللہ یزید انصاری فرماتے ہیں کہ اپنے لئے وہ نام اختیار کرو جو

خداوند کریم نے تمہیں عطا فرمائے ہیں۔ حنفیت، اسلام اور ایمان۔

(۲۰۸) اُمت مسلمہ سے وہ تمام بوجھ ہٹا دیئے گئے جو اُمم سابقہ پر تھے۔

(۲۰۹) اگر مال کی زکوۃ دے دیں تو مال جمع کرنا ان کے لئے مباح ہے۔

(۲۱۰) بہت سی چیزیں جن کے متعلق پہلی شریعتوں میں سخت احکام تھے وہ مسلمانوں کے لئے حلال کردی گئی ہیں اور دین کے معاملہ میں ان پر کسی قسم کی تنگی نہیں رکھی گئی۔

(۲۱۱) اُمت مسلمہ کے لئے اُونٹ، شتر مرغ، وحشی گدھا، بطخ، تمام قسم کی مچھلیاں، چربیاں، نہ بہنے والا خون جیسے جگر اور تلی اور رگیں حلال کی گئی ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ہمارے لئے دو مردے اور دو خون حلال کئے گئے ہیں۔ مچھلی اور مکڑی (مردے) اور جگر اور تلی (خون)۔

(۲۱۲) مسلمانوں سے خطا اور بھول پر مواخذہ نہیں ہوگا۔

(۲۱۳) اُمت مسلمہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ سے وسوسہ نفس پر مواخذہ نہیں ہوگا۔

(۲۱۴) جو آدمی بُرائی کا ارادہ کرے لیکن بُرائی نہ کرے اس کے نامہ اعمال میں بدی نہیں لکھی جائے گی بلکہ نیکی لکھی جائے گی اور اگر بُرائی کا ارتکاب کریگا تو صرف ایک بُرائی لکھی جائے گی۔

(۲۱۵) جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے اس کے نامہ اعمال میں دس سے لے کر سات سو تک نیکیاں لکھی جائیں گی۔

(۲۱۶) اُمت مسلمہ کو اس بات سے نجات دے دی گئی ہے کہ توبہ کے لئے انہیں قتل کیا جائے۔

(۲۱۷) سابقہ امم میں جس چیز کو دیکھنا جائز نہیں اس چیز کو دیکھنے پر اُن کی آنکھیں نکال دی جاتی امت مسلمہ یہ بات ختم کردی۔

(۲۱۸) پہلی امتوں میں نجاست والی جگہ کو کاٹ دی جاتی امت مسلمہ کو پانی پاک کرنے کا حکم۔

(۲۱۹) سال گذرنے پر مال سے ایک چالیسواں بطور زکوۃ ادا کریں اور یہ اس امت مرحومہ کی خصوصیات ہیں۔

(۲۲۰) حضور ﷺ کی اُمت کے لئے اپنے بچوں کو عبادت کے لئے وقف کرنے

(۲۲۱) جانوروں فربہ کرنے کی غرض انہیں خصی کرنے اجازت ہے

(۲۲۲) رہبانیت ختم کردگئی ہے

(۲۲۳) سیاحت کا حکم منسوخ کردیا گیا ہے۔

(۲۲۴) حضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ میری شریعت میں عورتوں اور گوشت کو ترک کرنے کا حکم منسوخ کردیا۔(حیض کے ایام عوتوں سے ہر طرح قطع تعلق ہوتا تھا)

(۲۲۵) اپنے آپ کو عبادت گاہوں کے لئے وقف کرنے کا حکم نہیں ہے۔

(۲۲۶) یہودیوں میں سے جو ہفتے کے دن کوئی کام کرتا اُسے سولی پر لٹکا دیا جاتا تھا۔لیکن ہمارے لئے جمعہ کا یہ حکم نہیں ہے۔

(۲۲۷) پہلی قومیں اس وقت تک کھانا نہیں کھاتی تھیں جب تک کہ نماز کے لئے وضو نہ کرلیں۔

(۲۲۸) اُن سے جو چوری کرتا اُسے غلام بنالیا جاتا۔

(۲۲۹) جو خودکشی کرتا اس پر جنت حرام ہوجاتی تھی۔

(۲۳۰) جب کوئی اُن کا بادشاہ بنتا تو وہ انہیں غلام بنالیتا۔

(۲۳۱) ان کے مال بادشاہ کی ملکیت تصور ہوتے جو چاہتا لے لیتا اور جو چاہتا

چھوڑ دیتا لیکن خداوند کریم نے اپنے حبیب کریم ﷺ کی اُمت کو ان سخت آزمائشوں میں مبتلا نہیں فرمایا۔

(۲۳۲) اُمت مسلمہ کو چار نکاحوں اور تین طلاقوں کا اختیار دیا گیا ہے۔

(۲۳۳) مسلمانوں کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ ملت سے باہر شادی کر سکتے ہیں۔

(۲۳۴) لونڈی کو نکاح میں لے سکتے ہیں۔

(۲۳۵) حائض بیوی سے میل جول رکھ سکتے ہیں صرف وطی کی ممانعت ہے۔

(۲۳۶) جس انداز میں چاہیں بیوی کے پاس جا سکتے ہیں۔

(۲۳۷) مسلمانوں کو اختیار حاصل ہے کہ چاہیں تو اپنے مقتول کا قصاص لیں اور چاہیں تو دیت۔

(۲۳۸) مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ ظالم کو ظلم سے باز رکھیں۔ حالانکہ بنی اسرائیل پر یہ فرض تھا کہ جب ایک شخص دوسرے پر ہاتھ اُٹھائے تو دوسرے کے لئے ضروری ہے کہ وہ ظالم کو کچھ نہ کہے یہاں تک کہ وہ یا تو اسے قتل کر دے یا چھوڑ دے۔

(۲۳۹) حضور ﷺ کی اُمت کے لئے یہ چیزیں حرام ہیں۔

(۲۴۰) ستر کا کھولنا۔

(۲۴۱) مردوں پر نوحہ کرنا ماتم کرنا (آواز سے گریہ زاری کرنا)

(۲۴۲) تصویر۔

(۲۴۳) شراب پینا۔

(۲۴۴) لہو و لعب کے آلات۔

(۲۴۵) بہن سے نکاح کرنا۔

(۲۴۶) سونے اور چاندی کے برتن۔
(۲۴۷) ریشم، اور سونے کے زیور مردوں کے لئے پہننا حرام ہے۔
(۲۴۸) غیر خدا کو سجدہ کرنا۔
(۲۴۹) ہمارا اسلام، السلام علیکم ہے اور پہلی اُمتوں کا یہ سلام نہیں تھا۔
(۲۵۰) مسلمانوں کا اجماع حجت ہے۔
(۲۵۱) ان کا اختلاف رحمت ہے۔
(۲۵۲) پہلی اُمتوں کا اختلاف عذاب ہوتا تھا۔
(۲۵۳) طاعون مسلمانوں کے لئے باعث رحمت ہے اور پہلی اُمتوں کے لئے عذاب تھا۔
(۲۵۴) مسلمان جو دعا کرتے ہیں قبول ہوتی ہے۔
(۲۵۵) پہلی اور آخری کتاب پر ایمان رکھتے ہیں۔
(۲۵۶) بیت حرام (کعبہ) کا حج کرتے ہیں اور ہمیشہ اس سے دور نہیں رہتے۔
(۲۵۷) وضو سے مسلمانوں کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔
(۲۵۸) نفلی نماز اُن کے لئے باقی رہتی ہے۔
(۲۵۹) وہ اپنے صدقات کھاتے ہیں اور اس پر انہیں ثواب بھی ملتا ہے۔
(۲۶۰) مسلمانوں کو اعمال کا ثواب دنیا میں بھی ملتا ہے اور آخرت میں بھی انہیں ان اعمال کا ثواب ملے گا۔
(۲۶۱) مسلمان جب پہاڑوں پر چلتے ہیں یا درختوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ خوش ہوتے ہیں مسلمانوں کے تقدس اور تسبیح کی وجہ سے۔
(۲۶۲) مسلمانوں کے اعمال اور روحوں کے لئے آسمانوں کے دروازے

کھول دیئے جاتے ہیں اور فرشتے انہیں دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ خداوند کریم اور فرشتے اُن پر سلام بھیجتے ہیں۔

(۲۶۳) حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ اللہ جل جلالہ نے اُمت محمدیہ پر خصوصی کرم فرمایا ہے اور ان پر اس طرح درود بھیجا ہے جیسے خداوند کریم انبیاء پر درود بھیجتا ہے جیسے کہ قرآن حکیم میں فرمایا۔

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَ مَلٰٓئِکَتُہٗ۔

(پارہ ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت ۴۳)

وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے۔

(۲۶۴) یہ اُمت مسلمہ کا خاصہ ہے کہ ان کی روح اپنے بستروں پر قبض کی جاتی ہے لیکن بارگاہ خداوندی میں وہ شہید لکھے جاتے ہیں اُن کے آگے دستر خوان رکھا جاتا ہے اور اسے اُٹھانے سے پہلے اُن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(۲۶۵) ایک مسلمان کپڑا پہنتا ہے اور اُسے اتارنے سے پہلے بخش دیا جاتا ہے اُن کے صدیقین تمام صدیقین سے افضل ہیں۔

(۲۶۶) وہ عالم اور حکیم ہیں قریب تھا کہ وہ اپنی عقل وفہم کی بناء پر سب ہی نبی ہوتے۔

(۲۶۷) مسلمانوں کے لئے باہم جھگڑا مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

(۲۶۸) مسلمانوں کو اس بات سے محفوظ رکھا گیا ہے کہ ساری اُمت گمراہی پر متفق ہو جائے۔ اہل باطل اہل حق پر غالب آجائیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان پر دعا فرمائیں اور وہ ہلاک ہو جائیں۔

(۲۶۹) اُمت مسلمہ علیٰ صاحبہا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نفس کے وسوسہ پر مواخذہ نہیں ہوگا۔

(۲۷۰) ان کو نماز پڑھتے وقت وسوسے آتے ہیں ان پر کوئی مواخذہ نہیں۔

(۲۷۱) مسلمانوں کے لئے نہایت رحم دل اور کافروں کے لئے نہایت سخت ہیں۔

(۲۷۲) مسلمان خدا کے معاملہ میں کسی لعن طعن کرنے والے کا اثر قبول نہیں کرتے۔

(۲۷۳) خدا کی راہ میں خون بہانے سے خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

(۲۷۴) استغفار سے ان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۲۷۵) ندامت ان کے حق میں توبہ کا حکم رکھتی ہے۔

(۲۷۶ تا ۲۷۹) روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا علیہ السلام کو چار ایسے اعزاز عطا فرمائے ہیں جو مجھے بھی عطا نہیں ہوئے تھے۔ میری توبہ مکہ کے ساتھ خاص تھی اور ایک مسلمان ہر جگہ توبہ کر سکتا ہے۔ مجھ سے خطا سرزد ہوئی تو میرے کپڑے سلب کر لئے گئے لیکن ان کے کپڑے گناہ کی وجہ سے نہیں اُتارے جاتے۔ میرے اور میری بیوی کے درمیان فرقت ڈال دی گئی اور مجھے جنت سے باہر کر دیا گیا۔

(۲۸۰) فرمایا کہ بنو اسرائیل میں سے کوئی شخص جب گناہ کرتا تو اس کے لئے حلال کھانے بھی حرام ہو جاتے اور اس کا گناہ اس کے گھر کے دروازے پر لکھ دیا جاتا۔

(۲۸۱) مسلمانوں سے وعدہ فرمایا گیا ہے کہ وہ بھوک سے نہیں مریں گے۔

(۲۸۲) نہ اپنوں کے علاوہ کسی دشمن کے ہاتھوں ہلاک ہوں گے جو انہیں تباہ و برباد کر دے۔

(۲۸۳) نہ ہی وہ خوف سے ہلاک ہوں گے۔

(۲۸۴) انہیں اس قسم کے عذاب میں مبتلا نہیں کیا جائے گا جس میں پہلی

قو میں مبتلا کی گئیں۔

(۲۸۵) مسلمانوں میں سے دو شخص کسی کے متعلق اچھی شہادت دیں گے تو اس پر جنت واجب ہو جائے گی اور پہلی اُمتوں سے سو آدمیوں کی گواہی پر جنت واجب ہوگی۔

(۲۸۶) مسلمانوں کے اعمال اور عمریں دیگر اُمتوں کی نسبت کم ہیں لیکن اجر میں مسلمان دیگر اُمتوں پر فوقیت رکھتے ہیں۔

(۲۸۷) پہلی اُمتوں سے کوئی شخص اگر اُمت مسلمہ سے تیس گنا زیادہ عبادت گزار ہو تو مسلمان اس سے تیس گنا بہتر ہیں۔

(۲۸۸) مسلمانوں کو مصیبت کے وقت کی نماز، رحمت، ہدایت اور اول و آخر کا علم عطا کیا گیا ہے۔

(۲۸۹) مسلمانوں کے لئے ہر شے کے خزانے کھول دیئے گئے ہیں یہاں تک کہ علم کے بھی۔

(۲۹۰) مسلمانوں کو اسناد، حسب ونسب، اعراب، تصنیف کتب اور اپنے نبی پاک ﷺ کی سنت کی حفاظت کا ملکہ عطا فرمایا گیا ہے۔

(۲۹۱) ابو علی جبائی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو تین چیزوں کے ساتھ خاص فرمایا جو پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئی تھیں اور وہ ہیں اسناد، انساب اور اعراب۔

(۲۹۲) ابن عربی شرح ترمذی میں فرماتے ہیں اس اُمت سے پہلے کسی اُمت کو تصنیف و تحقیق کا ملکہ عطا نہیں ہوا تھا۔

(۲۹۳) "شرح المحصول" میں فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے ایک اُمتی کو مختصر عمر میں علم کا اتنا خزانہ حاصل ہو جاتا ہے جو گذشتہ اُمتوں میں طویل

عمر میں بھی حاصل نہیں ہوتا تھا اور فرماتے ہیں کہ اسی وجہ سے اس اُمت کے مجتہدین نے استنباط مسائل اور علوم و معارف میں اتنا خزانہ چھوڑا ہے جس کے مقابلہ میں اُن کی عمریں بہت کم تھیں۔

(۲۹۴) قتادہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو "حفظ" کی وہ دولت عطا کی ہے جو پہلے کسی کو عطا نہیں ہوتی تھی۔ یہ اس اُمت کی خصوصیت بھی ہے اور اُن کے لئے اعزاز بھی۔

(۲۹۵) حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے میری اُمت کا ایک گروہ قیامت تک حق پر ثابت قائم رہے گا اور زمین ایسے مجتہد سے خالی نہیں ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی حجت کو قائم کرے گا حتی کہ قیامت کبریٰ آجائے۔

(۲۹۶) اللہ تعالیٰ اس اُمت میں ہر سو سال بعد ایک ایسی ہستی کو بھیجتا رہے گا جو اُمورِ دین کی تجدید کرے حتی کہ آخری سو سال میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔

(۲۹۷) اُن میں قطب ہونگے، اوتاد ہونگے، نجباء اور ابدال ہونگے۔ اسے تونوی نے شرح التعرف میں بیان کیا ہے۔

(۲۹۸) اُمت محمدیہ علی صاحبہا علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ایک ایسی ہستی بھی ہوگی جو نماز میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امامت فرمائیں گے اور ایک وہ ہوں گے جو اپنی تسبیح کی وجہ سے فرشتوں کی طرح کھانے پینے سے بے نیاز ہونگے۔

(۲۹۹) مسلمان دجال سے جنگ کریں گے۔ اُن کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مثل ہوں گے۔ فرشتے آسمانوں پر اُن کی اذانوں اور تلبیوں (لبیک) کی آواز سنیں گے۔

(۳۰۰) ان کی راتیں ہر حال میں خداوند کریم کی حمد کرتے ہوئے گزریں

گی۔

(۳۰۱) ہر بلند مقام پر خدا کی تکبیر کہیں گے اور ہر پستی کے وقت اس کی تسبیح کرینگے۔

(۳۰۲) وہ کام کرنے سے پہلے انشاء اللہ کہیں گے۔

(۳۰۳) وہ جب غصہ میں ہونگے کلمہ توحید پڑھیں گے۔

(۳۰۴) جب ان میں اختلاف پیدا ہوگا سجدے میں گر جائیں گے۔

(۳۰۵) جب کسی کام کا ارادہ کریں گے تو پہلے خداوند کریم سے استخارہ کریں گے اور پھر اس کام کو شروع کریں گے۔

(۳۰۶) جب کسی سواری کی پیٹھ پر بیٹھیں گے تو خداوند کریم کی حمد کریں گے۔

(۳۰۷) قرآن ان کے سینے میں محفوظ ہوگا۔

(۳۰۸) جو اُن میں سے "وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ" کے زمرے میں ہیں وہ سابق ہی ہیں۔ وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

(۳۰۹) جو ان سے میانہ رو ہیں وہ نجات یافتہ ہیں۔

(۳۱۰) ان سے بہت آسان حساب لیا جائے گا۔

(۳۱۱) اُن میں سے ظالموں کو بھی بخش دیا جائے گا۔

(۳۱۲) اُن میں سے ہر ایک رحمت خداوندی کے سایہ میں ہے۔

(۳۱۳) وہ مختلف رنگوں کے کپڑے پہنیں گے۔

(۳۱۴) نماز کے لئے سورج کی رعیت کرینگے۔

(۳۱۵) وہ اُمت وسط ہے۔

(۳۱۶) تزکیہ خداوندی سے سب عادل ہیں۔

(۳۱۷) جب وہ جنگ کرتے ہیں تو فرشتے اُن کے ساتھ جنگ میں شریک

ہوتے ہیں۔(جیسے غزوہ بدر میں فرشتوں کا نزول ہو)

(۳۱۸)اُن پر وہ چیزیں فرض کی گئی ہیں جو انبیاء کرام پر فرض کی گئی تھیں مثلاً وضو، غسلِ جنابت، حج، جہاد۔

(۳۱۹)انہیں وہ نوافل ادا کیے گئے ہیں جو پہلے انبیاء کرام کو ہی عطا ہوئے تھے۔دوسروں کے بارے میں خداوند کریم نے ارشاد فرمایا قومِ موسیٰ ایک گروہ ہے جو حق سے ہدایت حاصل کرتے ہیں اور اسی پر ثابت قدم رہتے ہیں۔

(۳۲۰)ان کے متعلق فرمایا ہماری مخلوق میں ایک قوم ایسی ہے جو حق سے ہدایت حاصل کرتے ہیں اور اسی پر ثابت قدم رہتے ہیں۔

(۳۲۱)اُمت مسلمہ کو قرآن حکیم میں ''اے ایمان والو'' کہہ کر پکارا گیا اور دوسری اُمتوں کو کتابوں میں اے مسکینو کہہ کر پکارا گیا اور ان دونوں خطابوں میں کتنا فرق ہے۔

(۳۲۲)دمیری شرح منہاج میں رقمطراز ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس اُمت سے فرمایا ''فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ'' (پارہ۲، سورۃ البقرہ، آیت۱۵۲) یعنی ''تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا'' اور اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ وہ اُسے بلاواسطہ یاد کریں اور بنی اسرائیل سے اپنے اس قول سے خطاب فرمایا کہ تم میری نعمت کو یاد کرو کیونکہ وہ نشانیوں سے اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانتے اس لئے انہیں حکم دیا گیا کہ وہ نعمتوں کو یاد کریں تاکہ اس کے ذریعے منعم کے ذکر تک پہنچ سکیں۔

(۳۲۳)زرکشی ''خادم'' میں فرماتے ہیں کہ وہ تمام اخلاق اور معجزات جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی میں جمع تھے وہ تمام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں تقسیم ہوگئے یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود معصوم تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کا اجماع معصوم ہے۔

(۳۲۴) بعض کہتے ہیں کہ جب حضور ﷺ نے اسرار اُمت کو منتقل کر دیئے اور آپ ﷺ کو موت اور حیات کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے موت کو اختیار فرمایا اور چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اختیار عطا نہیں ہوا تھا اس لئے ملک الموت جب روح قبض کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو ملک الموت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تھپڑ دے مارا۔

(۳۲۵) اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کے غلاموں اور لونڈیوں کی تعداد دوسری اُمتوں کی نسبت زیادہ ہوگی۔

(۳۲۶) تفسیر ابن ابی حاتم میں عکرمہ سے روایت ہے پہلے کوئی اُمت ایسی نہیں گزری جس میں مختلف نسلوں کے لوگ شامل ہوئے ہوں یہ شرف اسی عالمگیر اُمت کو حاصل ہے۔

(۳۲۷) حدیث شریف میں ہے کہ جب آیت "وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الآیۃ" نازل ہوئی تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ بشارت یعنی رضائے خداوندی میری ساری اُمت کے لئے ہے اور خدا کی خوشنودی کے بعد ناراضگی نہیں۔

(۳۲۸) معاویہ کہتے ہیں کہ اس اُمت کے علاوہ کسی اُمت میں جب کبھی باہم اختلاف ہوا تو ان کے باطل پرستوں نے حق پرستوں کو تکلیف دی لیکن اس اُمت کی شان دوسری ہے۔

(۳۲۹) جزولی کی شرح الرسالہ میں ہے کہتے ہیں کہ اہل قبلہ کا نام اُمت محمدیہ کے لئے خاص ہے۔

(۳۳۰) سنن ابی داؤد کی ایک حدیث ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس اُمت کے خلاف دو تلواریں جمع نہیں فرمائے گا ایک ان کی اپنی تلوار اور ایک ان کے دشمن کی

تلوار۔

(۳۳۱) ابن مسعود فرماتے ہیں اس اُمت میں کپڑے اُتارنا، حد کے وقت بھگانا، کینہ اور رذالت حلال نہیں۔ یعنی نہ اُن کے کپڑے اُتارے جائیں گے اور نہ اُن کو دوڑایا جائے گا بلکہ اُن پر اس صورت میں حد نافذ ہوگی کہ وہ کپڑے پہن کر بیٹھے ہونگے۔

(۳۳۲) حدیث شریف میں ہے کہ کوئی ملت وارث نہیں بنتی ور نہ ہی کسی اُمت کی کسی دوسری اُمت پر گواہی معتبر ہے سوائے اُمت محمدیہ ﷺ کے کیونکہ اس اُمت کی گواہی دوسری اُمتوں پر معتبر ہوگی۔

(۳۳۳) امام جوزی فرماتے ہیں شریعتوں کی ابتدا تخفیف پر تھی اور حضرت نوح، حضرت صالح اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعتوں میں شدت کے آثار نہیں تھے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعتوں میں سختی تھی اس کے بعد حضور ﷺ کی شریعت نازل ہوئی جس نے اہل کتاب کی شدت کو منسوخ کیا اور پہلی شریعتوں کی آسانیوں کو بھی اپنے حال پر نہ رہنے دیا بلکہ اس شریعت میں میانہ روی عروج پر ہے۔

فصل 3

وہ خصائص جو آخرت میں صرف حضور ﷺ کی ذات کے ساتھ مختص ہیں۔

(۳۳۴) حضور ﷺ کی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ آپ ﷺ سب سے پہلے اپنے مرقد پرانوار سے باہر تشریف لائیں گے۔ "صعقہ" سے افاقہ کا آغاز آپ ﷺ ہی کی ذات سے ہوگا۔ میدانِ محشر میں سواری کے لئے آپ ﷺ کو براق پیش کیا جائے گا اور ستر ہزار فرشتے آپ ﷺ کی معیت میں ہوں گے۔ میدانِ محشر میں آپ ﷺ کا اسم گرامی لے کر آپ ﷺ کی آمد کا اعلان کیا جائے

گا۔ جنت کا بہترین لباس آپ ﷺ کو پہنایا جائے گا آپ ﷺ عرشِ اعظم کے دائیں جانب مقامِ محمود پر جلوہ افروز ہوں گے۔اس دن لواء الحمد (حمد کا جھنڈا) آپ ﷺ کے ہاتھ میں ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر جملہ انبیاء کرام علیہم السلام آپ ﷺ کے جھنڈے کے سائے میں ہوں گے۔اس دن آپ ﷺ ہی تمام انبیاء کے پیشوا، قائد اور خطیب ہوں گے۔سب سے پہلے آپ ﷺ کو ہی خدائے ذوالجلال کے سامنے سجدہ ریز ہونے کا شرف حاصل ہوگا۔آپ ﷺ ہی سب سے پہلے اپنا سر مبارک اُٹھائیں گے اور اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔شفاعت کی ابتداء آپ ﷺ فرمائیں گے اور آپ ﷺ ہی کی شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی۔اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو یہ شان مرحمت فرمائی ہے کہ جب تمام لوگ اپنے اپنے درجات کی بلندی کے بارے میں سوال کریں گے اُس وقت آپ ﷺ دوسروں کے متعلق سوال فرمائیں گے۔جس طرح کہ امام جوزی نے اس امر سمیت تمام مذکورہ بالا کمالات کو حضور ﷺ کی خصوصیت بیان کیا ہے۔متذکرہ بالا خصائص کے بارے میں حضور ﷺ کی احادیث وارد ہیں۔قاضی عیاض اور ابن دحیہ نے بھی ان کی تصریح کی ہے۔حضور ﷺ اپنے تمام اُمتیوں کو جہنم سے نکالنے سے متعلق شفاعت فرماتے رہیں گے۔یہاں تک کہ ان میں سے کوئی بھی جہنم میں باقی نہیں رہے گا۔سبکی نے ذکر کیا ہے کہ آپ ﷺ مسلمان صلحاء کی بھی شفاعت فرمائیں گے تاکہ طاعات میں ان سے جو کوتاہیاں سرزد ہوئی ہیں اُن سے درگزر فرمایا جائے اسے قزوینی نے العروۃ الوثقی میں بیان کیا ہے۔

(۳۲۵) موقف میں جن کا حساب ہو رہا ہوگا آپ ﷺ ان کے لئے تخفیف حساب کی شفاعت فرمائیں گے۔

(۳۲۶) آپ ﷺ مشرکین کے بچوں کے لئے شفاعت فرمائیں گے کہ اُن

کو عذاب نہ دیا جائے۔

(۳۲۷) حضور ﷺ نے اپنے رب سے دعا کی تھی کہ آپ ﷺ کے اہلبیت سے کوئی شخص دوزخ میں داخل نہ ہو تو خداوند کریم نے اپنے حبیب ﷺ کی یہ دعا قبول فرمائی تھی۔

(۳۲۸) آپ ﷺ سب سے پہلے پل صراط سے گزریں گے۔

(۳۲۹) حضور اکرم ﷺ کو سر کے ہر بال اور چہرے میں ایک نور عطا کیا گیا حالانکہ دیگر انبیاء کرام کو صرف دو نور عطا کئے گئے تھے۔

(۳۳۰) پل صراط سے گزرنے کے منتظر ہجوم کو حکم ہوگا کہ آنکھیں بند کرلیں تاکہ حضور ﷺ کی صاحبزادی سیدہ کائنات خاتون جنت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا پل صراط عبور کرلیں۔

(۳۳۱) آپ ﷺ سب سے پہلے جنت کے دروازہ پر دستک دیں گے۔ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا۔

(۳۳۲) حضور ﷺ کو حوضِ کوثر عطا ہوگا۔ تمام انبیاء کرام کو حوض عطا ہوں گے لیکن حضور ﷺ کا حوض سب سے وسیع ہوگا اور اس سے سیراب ہونے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی۔

(۳۳۳) آپ ﷺ کو وسیلہ کا درجہ عطا ہوگا اور یہ سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔ عبدالجلیل قصری کہتے ہیں جو وسیلہ حضور ﷺ کے ساتھ خاص ہوگا اس سے مراد توسل ہے یعنی حضور ﷺ خداوند کریم کی نعمتوں کا ذریعہ اور واسطہ ہوں گے اور یہ اس لئے کہ حضور ﷺ جنت میں بلا تمثیل رب کائنات کے وزیر کی حیثیت میں ہوں گے اور جس کسی کو جو چیز بھی ملے گی آپ ﷺ کے وسیلہ ہی سے ملے گی۔

(۳۲۴) آپ ﷺ کے منبر کے پائے جنت میں گڑے ہو نگے ۔آپ ﷺ کا منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہوگا۔

(۳۲۵) آپ ﷺ کے منبر شریف اور روضہ مبارکہ کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوگا۔

(۳۲۶) حضور ﷺ سے خدا کا پیغام لوگوں تک پہنچا دینے پر کوئی گواہ طلب نہیں کیا جائے گا جب کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے تبلیغ حق پر گواہ طلب کئے جائیں گے۔

(۳۲۷) حضور ﷺ کے تعلق اور نسب کے علاوہ تمام تعلق اور نسب قیامت کے دن منقطع ہو جائیں گے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن حضور ﷺ کی اُمت آپکی طرف منسوب کی جائے گی اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی اُمتیں ان کی طرف منسوب نہیں کی جائیں گی اور بعض کہتے ہیں کہ قیامت کے دن صرف آپ ﷺ کی نسبت فائدہ پہنچائے گی اور کسی دوسرے نسب سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

(۳۲۸) حضرت آدم علیہ السلام کی تعظیم وتکریم کے لئے روزِ قیامت حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت تمام اولادِ آدم سے صرف حضور ﷺ کے اسم گرامی پر ہوگی اور انہیں ابو محمد (ﷺ) کہہ کر پکارا جائے گا۔

(۳۲۹) احادیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن اہل فترت کا امتحان ہوگا اور جس نے اطاعت اختیار کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے نافرمانی کی وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

(۳۳۰) بعض کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے اہل کا اس امتحان میں اطاعت اختیار کرنے کا گمان ہے کیونکہ ان کو حضور ﷺ سے تقرب حاصل ہے۔

(۳۳۱) روایت ہے کہ جنت کے درجے قرآن حکیم کی آیات کے برابر ہیں۔ ایک جنتی کو کہا جائے گا کہ قرآن کریم کی تلاوت کرو اور پڑھو تو اس جنتی کا درجہ اس آخری آیت کے برابر ہوگا جسے وہ تلاوت کرے گا۔ دوسری کتاب کا یہ مقام نہیں ہے اور اس روایت سے حضور ﷺ کی یہ خصوصیت بھی مستنبط ہوتی ہے کہ جنت میں صرف حضور ﷺ کی کتاب یعنی قرآن حکیم کی تلاوت ہوگی اور جنت میں صرف آپ ﷺ کی زبان عربی بولی جائے گی۔

(۳۳۲) ابن ابی حاتم کی تفسیر میں سعید بن ابی ہلال سے مروی ہے کہ انہیں یہ خبر پہنچی کہ مقامِ محمود سے مراد یہ ہے کہ حضور ﷺ کا مقام قیامت کے دن خداوند کریم اور جبرائیل علیہ السلام کے درمیان ہوگا اور حضورِ اکرم ﷺ کے اس مقام پر تمام لوگ رشک کریں گے۔

(۳۳۳) حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ سب سے پہلے جنت کے دروازے پر دستک دیں گے۔ خازن اُٹھیں گے کہیں گے کون! تو حضور ﷺ فرمائیں گے میں محمد (ﷺ) تو خازن کہے گا میں اُٹھتا ہوں اور آپ ﷺ کے لئے دروازہ کھولتا ہوں آپ ﷺ سے پہلے نہ کسی کے لئے اُٹھا اور نہ ہی آپ ﷺ کے بعد کسی کے لئے اُٹھوں گا۔

فصل 4

آخرت میں اُمت مصطفیٰ ﷺ کے خصائص

(۳۳۴) حضور ﷺ کی یہ خصوصیت ہے کہ تمام اُمتوں سے پہلے حضور ﷺ کی اُمت سے زمین شق ہوگی اور حضور ﷺ کی اُمت کے چہرے آثارِ وضو کی وجہ سے روشن ہوں گے۔

(۳۳۵) ان کے ہاتھ پاؤں سفید ہوں گے۔

(۳۳۶) وہ موقف میں بلند مقام پر ہوں گے۔

(۳۳۷) انہیں نبیوں کی طرح دو نور حاصل ہونگے اور باقی انبیاء کی اُمتوں کو صرف ایک نور حاصل ہوگا۔

(۳۳۸) سجدہ کے اثر کی وجہ سے ان کے چہروں پر نشانی ہوگی۔

(۳۳۹) ان کی اولاد ان کے آگے آگے دوڑ رہی ہوگی۔

(۳۴۰) ان کے اعمال نامے ان کے داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔

(۳۴۱) وہ پل صراط سے بجلی اور ہوا کی طرح گزر جائیں گے۔

(۳۴۲) ان کے نیکوکار بدکاروں کی شفاعت کریں گے۔

(۳۴۳) انہیں دنیا اور برزخ میں عذاب دیا جائے گا تا کہ ان کے عذاب میں کمی ہو۔

(۳۴۴) وہ قبروں میں گناہ لئے داخل ہوں گے اور قبروں سے اُٹھتے وقت بے گناہ ہوں گے۔ مومنوں کے استغفار کی وجہ سے اُن کے گناہ معاف کردیئے جائینگے۔

(۳۴۵) انہیں وہ کچھ ملے گا جس کی وہ کوشش کریں گے یا جو ان کے لئے کوشش کی جائے گی اور پہلی اُمتوں کو وہی کچھ ملا جس کے لئے اُنہوں نے خود کوشش کی۔ یہ عکرمہ نے کہا۔

(۳۴۶) تمام مخلوقات سے پہلے اُن کا فیصلہ کیا جائے گا۔

(۳۴۷) ان کی غیر شعوری طور پر کی ہوئی غلطیاں معاف کردی جائیں گی۔

(۳۴۸) ان کے اعمال کا وزن سب سے زیادہ ہوگا۔

(۳۴۹) انہیں عادل حاکموں کا مرتبہ حاصل ہوگا اور وہ لوگوں پر گواہی دیں گے کہ ان کے انبیاء نے ان تک اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا۔

(۳۵۰) اُن میں سے ہر ایک کو یہودی یا نصرانی عطا کیا جائے گا اور اسے کہا جائے گا اے مسلمان اسے آگ سے چھڑا کر تجھ پر فدا کیا جاتا ہے۔

(۳۵۱) حضور ﷺ کی اُمت تمام اُمتوں سے پہلے جنت میں داخل ہوگی۔

(۳۵۲) اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ جن میں سے (۸۰) اسی صفیں اس اُمت مرحومہ علی صاحبہا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہونگی اور چالیس صفیں باقی اُمتوں کی ہوں گی۔

(۳۵۳) اہل سنت و جماعت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر تجلی فرمائے گا اور وہ اس کے دیدار کی لذتوں سے لطف اندوز ہوں گے اور اسے سجدہ کریں گے۔ ابن ابی حمزہ کے نزدیک باقی اُمتوں کے سلسلے میں دونوں احتمال موجود ہیں کہ انہیں رب ذوالجلال کا دیدار حاصل ہوگا یا نہیں۔

(۳۵۴) فوائد قاضی ابی الخیر المہدی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی یہ مرفوع حدیث مروی ہے کہ ہر اُمت میں سے کچھ لوگ جنت میں جائیں گے اور کچھ دوزخ میں مگر حضور ﷺ کی ساری اُمت جنت میں جائے گی۔

الباب الثانی

حضور ﷺ کے وہ خصائص جن میں آپ ﷺ اپنی اُمت سے ممتاز ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جن میں آپ ﷺ کے ساتھ دیگر انبیاء کی شرکت کا علم ہے اور بعض ایسے ہیں جن میں ان کی شرکت کا علم نہیں۔ اس کی چار فصلیں ہیں۔

فصل

(۳۵۵) واجبات جو حضور ﷺ کے ساتھ خاص ہیں اور اس خصوصیت میں حکمت یہ ہے کہ ان واجبات کے ذریعے آپ ﷺ کے تقرب اور درجات میں ترقی اور

اضافہ ہو۔

(۴۵۶) مندرجہ ذیل چیزیں صرف حضور ﷺ پر واجب ہیں۔ صلوٰۃ چاشت، وتر، تہجد یعنی رات کی نماز، مسواک کرنا، قربانی دینا، مشاورت۔ (بقول صحیح)

(۴۵۷) فجر کی دو رکعتیں (جیسے کہ مستدرک وغیرہ میں موجود حدیث میں مروی ہے)

(۴۵۸) جمعہ کا غسل (ایک حدیث کے مطابق)

(۴۵۹) زوال کے وقت چار رکعتیں پڑھنا۔ حضرت سعید ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے۔

(۴۶۰) ہر نماز سے پہلے وضو کرنا۔ (بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا)

(۴۶۱) جب بھی حدث لاحق ہو اسی وقت وضو کرنا اور وضو کے بغیر نہ کسی سے کلام کرنا اور نہ سلام کا جواب دینا۔ (بعد میں یہ حکم بھی منسوخ ہوگیا)

(۴۶۲) تلاوت قرآن کریم سے پہلے "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" پڑھنا۔

(۴۶۳) دشمن کے مقابلے میں ڈٹ جانا خواہ ان کی تعداد زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔

(۴۶۴) جب جنگ میں کسی شخص سے نبرد آزما ہوں تو اسے قتل کیے بغیر اس سے علیحدہ نہ ہوتا۔

(۴۶۵) منکر (ناپسندیدہ کام) کو بدل دینا۔

(۴۶۶) ان دونوں اُمور میں حضور ﷺ کی خصوصیت کئی لحاظ سے ہے۔

(۴۶۷) ایک تو یہ کہ یہ چیزیں (دشمن کا مقابلہ اور ناپسندیدہ چیز کا خاتمہ) حضور ﷺ کے حق میں فرضِ عین ہیں اور باقی لوگوں کے حق میں فرضِ کفایہ۔ اسے جرجانی نے شافی میں بیان کیا ہے۔

(ب) آپ ﷺ کے لئے ناپسندیدگی کا اظہار واجب ہے اور باقی اُمت کے لئے واجب نہیں۔

(ج) خوف کی وجہ سے یہ فریضہ آپ ﷺ سے ساقط نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ساتھ لوگوں سے محفوظ رہنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ (یہ روضہ میں مذکور ہے)

(د) یہ حکم آپ ﷺ سے اس صورت میں بھی ساقط نہیں ہوتا جب بدی کے مرتکب کا بدی سے منع کرنے پر بدی میں بڑھ جانے کا خدشہ ہو اور یہ اس لئے تا کہ آپ ﷺ کے خاموش رہنے سے اس کے مباح ہونے کا گمان نہ گزرے بخلاف تمام اُمت کے اسے جوزی نے بیان کیا ہے۔

(۴۶۸) بقول صحیح مسلمانوں میں سے جو شخص تنگدستی کے عالم میں فوت ہو جائے حضور ﷺ پر اس کے قرض کی ادائیگی واجب ہے۔

(۴۶۹) صحیح قول کے مطابق حضور ﷺ اپنی ازواج مطہرات کو اختیار دینا واجب ہے کہ وہ چاہیں تو آپ ﷺ سے علیحدہ ہو جائیں اور چاہیں تو آپ ﷺ کے ساتھ رہیں۔

(۴۷۰) ایک قول کے مطابق اگر وہ آپ کا ساتھ اختیار کریں تو انہیں ساتھ رکھنا بھی آپ پر واجب ہے۔

(۴۷۱) ازواجِ مطہرات کی موجودگی میں دوسری عورتوں سے نکاح کو ترک کرنا اور ازواجِ مطہرات کے بدلے میں دوسری عورتوں کو نکاح میں نہ لینا بھی حضور ﷺ پر واجب تھا۔ بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا تا کہ ازواجِ مطہرات پر حضور ﷺ کا احسان ہو کہ آپ ﷺ نے ان پر نہ کسی دوسری عورت سے نکاح کیا اور نہ ان کے بدلے کسی دوسری عورت کو نکاح میں لیا۔

(۴۷۲) حضور ﷺ نے جب ہے کہ جب کوئی حیران کن چیز دیکھیں تو یہ کلمات کہیں "لَبَّیْكَ إِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الْآخِرَۃ" میں حاضر ہوں بیشک زندگی آخرت کی زندگی ہی ہے۔

(۴۷۳) حضور ﷺ پر واجب ہے کہ آپ ﷺ کامل اور مکمل نماز ادا کریں اس میں کسی قسم کا خلل نہ ہو۔

(۴۷۴) حضور ﷺ پر واجب ہے کہ جس نفلی عبادت کو شروع کریں اسے مکمل فرمائیں۔(اسے روضہ میں بیان کیا گیا ہے)

(۴۷۵) آپ ﷺ پر واجب ہے کہ احسن طریقے سے جواب دیں اور مدافعت کریں۔

(۴۷۶) آپ ﷺ کو اکیلے اتنے علم کا مکلف بنایا گیا ہے جتنے علم کا مکلف مجموعی طور پر تمام انسانوں کو بنایا گیا ہے۔

(۴۷۷) حضور ﷺ لوگوں سے میل جول اور گفتگو کے وقت بھی مشاہدۂ حق سے فیضیاب ہوتے تھے۔

(۴۷۸) آپ ﷺ حالتِ وحی میں دنیا سے علیحدہ کر لئے جاتے تھے۔اس کے باوجود نماز، روزہ اور دیگر احکام آپ ﷺ سے ساقط نہیں ہوتے تھے۔

(۴۷۹) آپ ﷺ کے قلب مبارک پر خواہش کا اثر ظاہر ہوتا تو آپ ﷺ ستر مرتبہ استغفار کرتے۔

(۴۸۰) یہ چیز بھی آپ ﷺ کے خصائص میں شمار کی گئی ہے کہ عصر کے بعد دو رکعتیں بھی آپ ﷺ پر واجب تھیں۔

(۴۸۱) حضور ﷺ کے تمام نوافل فرض کا درجہ رکھتے تھے کیونکہ نفل تو نماز میں نقصان کی تلافی کے لئے ہوتے ہیں اور حضور ﷺ کی نماز میں نقص وعیب ہوتا ہی

نہیں تھا کہ اسے پورا کیا جائے۔

(۴۸۲) یہ بھی حضور ﷺ کی خصوصیت ہے کہ آپ ﷺ کو ہر روز وشب میں پانچ نمازوں میں سے ہر نماز کے عوض پچاس نمازوں کا ثواب ملے گا جیسے کہ شب معراج سے متعلقہ احادیث میں مذکور ہے۔

(۴۸۳) حضور ﷺ پر واجب ہے کہ آپ ﷺ اگر نماز کے اوقات میں کسی سونے والے کے پاس سے گزریں تو اسے جگائیں اور یہ حکم قرآنِ حکیم کی اس آیت سے ماخوذ ہے "بلائیے اپنے رب کے راستہ کی طرف"

(۴۸۴) حضور ﷺ پر عقیقہ، تحفے کا بدلہ دینا، کافروں پر سختی کرنا، مومنوں کو جنگ پر اُبھارنا واجب ہے۔

(۴۸۵) حضور ﷺ پر توکل واجب ہے۔

(۴۸۶) مسلمانوں میں سے جو تنگدستی کی حالت میں مرجاتا حضور ﷺ اس کے بچوں کی کفالت کرتے۔

(۴۸۷) اگر کوئی شخص تنگدست ہوتا اور اس کے ذمہ کوئی ہرجانہ یا کفارہ ہوتا تو حضور ﷺ اس کی طرف سے ادا فرماتے تھے۔

(۴۸۸) ناپسندیدہ اُمور پر صبر حضور ﷺ پر واجب تھا۔

(۴۸۹) صبح وشام یادِ خداوندی میں مصروف رہنے والوں کے ساتھ اپنے دل کو صابر رکھنا حضور ﷺ پر واجب تھا۔

(۴۹۰) نرمی کرنا، سختی کو ترک کرنا۔

(۴۹۱) آپ ﷺ پر جو کچھ نازل ہوا اسے لوگوں تک پہنچانا۔

(۴۹۲) لوگوں کے ساتھ اس انداز سے گفتگو کرنا کہ وہ سمجھ جائیں۔

(۴۹۳) جو اپنے مال کا صدقہ ادا کرے اس کے لئے دعا کرنا۔ یہ سب

چیزیں حضور ﷺ پر واجب تھیں۔

(۴۹۴) کہا گیا ہے کہ ہر وہ کام جو تقرب الی اللہ کا باعث بن سکے حضور ﷺ پر واجب تھا۔

(۴۹۵) حضور ﷺ پر واجب تھا کہ اگر کوئی وعدہ کریں تو انشاء اللہ کہیں اور کسی کام کو کل پر ملتوی کرنے کا اعلان فرمائیں تو اُس وقت بھی انشاء اللہ کہیں۔

(۴۹۶) ابن سعد کہتے ہیں حضور ﷺ پر مسلمانوں کے اموال کی حفاظت واجب تھی۔

(۴۹۷) حضور ﷺ کے حق میں امامت اذان سے افضل تھی۔ جرجانی کے قول کے مطابق کیونکہ حضور ﷺ سے سہو اور غلطی کا امکان نہیں (اور یہ قول محلِ اختلاف ہے)

(۴۹۸) بعض حنفی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے ظاہری زمانہ مبارکہ میں نمازِ جنازہ کا فرض اس وقت تک ادا نہیں ہوتا تھا جب تک حضور ﷺ نمازِ جنازہ ادا نہ فرمالیتے۔ اس کی تاویل یہ کی گئی ہے کہ نمازِ جنازہ حضور ﷺ کے حق میں فرضِ عین ہے جب کہ دوسرے لوگوں کے حق میں یہ فرضِ کفایہ تھا۔

فصل

وہ محرمات جو حضور ﷺ کے ساتھ خاص ہیں

(۴۹۹) زکوٰۃ، صدقہ اور کفارہ کا مال حضور ﷺ کے لئے حرام ہے اور زکوٰۃ کا مال آپ ﷺ کے اہل بیت پر بھی حرام ہے اور بعض کے نزدیک اہل بیت پر صدقہ بھی حرام ہے اور اسی پر مالکیوں کا فتویٰ ہے اور بقول صحیح زکوٰۃ آپ ﷺ کے اہلبیت کے موالی کے لئے بھی حرام ہے اور آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات پر یہ چیزیں بالاجماع حرام ہیں۔

(۵۰۰) نذر کا کھانا بھی آپ ﷺ کے لئے حرام ہے یہ بلقینی کا قول ہے۔ صرف حضور ﷺ کے لئے کسی چیز کا وقف کیا جانا حرام ہے کیونکہ وقف نفلی صدقہ ہے اور ''الجواہر للمقولی'' میں ہے کہ نفلی صدقہ آپ ﷺ پر حرام ہے برخلاف عام لوگوں کے جیسے مساجد اور کنووں کا پانی وغیرہ۔ صحیح قول یہ ہے کہ آلِ نبی کا زکوۃ پر عامل بننا بھی حرام ہے۔

(۵۰۱) نذر اور کفارہ کا مال اہلبیت کے لئے حرام ہے۔

(۵۰۲) وہ چیز جس کی ''بو بری ہو'' اسے کھانا بھی آپ ﷺ پر حرام ہے۔

(۵۰۳) سہارا لے کر کھانا بھی آپ ﷺ پر حرام ہے (ایک قول کے مطابق) اور الروضہ میں صحیح قول یہ ہے کہ یہ دونوں مذکورہ بالا اُمور مکروہ ہیں۔ یہ ابو سعید نے شرف المصطفیٰ میں کہا ہے۔

(۵۰۴) حضور ﷺ پر لکھنا، شعر کہنا اور شعر کی روایت کرنا اور کتاب سے پڑھنا حرام تھا۔

(۵۰۵) بغوی تہذیب میں لکھتے ہیں کہا گیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ بہت اچھا لکھ سکتے تھے لیکن لکھتے نہیں تھے۔ آپ ﷺ اچھا شعر کہہ سکتے تھے لیکن کہتے نہیں تھے اور صحیح قول یہ ہے کہ آپ ﷺ نہ اچھا شعر کہتے تھے۔ بلکہ آپ ﷺ اچھے اور بُرے شعر میں تمیز کر سکتے تھے۔ (اس کی تفصیل فقیر کے رسالہ ''پڑھا لکھا اُمی'' پڑھیے)

(۵۰۶) زرہ پہن لینے کے بعد جنگ کرنے سے پہلے اُتار دینا حضور ﷺ پر حرام تھا حتی کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے اور آپ ﷺ کے دشمن کے درمیان فیصلہ فرمادے اور دیگر انبیاء کا بھی یہی حکم ہے۔ ابن سعد اور ابن سراقہ کہتے ہیں حضور ﷺ جب جہاد کے لئے نکلتے تو واپس نہیں لوٹتے تھے۔ دشمن سے مقابلہ میں شکست نہیں کھاتے تھے خواہ دشمن کی تعداد زیادہ ہی کیوں نہ ہوتی۔

(۵۰۷) یہ بات بھی حضور ﷺ پر حرام تھی کہ آپ ﷺ اس خیال سے کسی پر احسان کریں کہ وہ بدلے میں آپ ﷺ کو زیادہ دے گا۔

(۵۰۸) خائنۃ الاعین بھی حضور ﷺ کے حق میں حرام ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی مباح کام کی طرف ایسے اشارہ کرنا جو ظاہر کے خلاف ہو جیسے کسی کو مارنے یا قتل کرنے کا اشارہ کرنا کیونکہ مباح دینوی زیب و زینت اور وہ مال و متاع جن سے لوگ بہرہ ور ہیں ان کی طرف متوجہ ہونا بھی حضور ﷺ پر حرام تھا۔

(۵۰۹) قتل اور ضرب کی صورت میں لوگوں کے لئے اشارہ کرنا مباح ہے لیکن دوسرے انبیاء کرام اور حضور ﷺ پر حرام ہے۔

(۵۱۰) جنگ میں دھوکا بھی حضور ﷺ پر حرام تھا جیسا کہ ابن القصاص نے بیان کیا ہے لیکن جمہور علماء نے اس کی مخالفت کی ہے۔

(۵۱۱) جس پر قرض ہو اس کا نمازِ جنازہ پڑھنا حضور ﷺ پر حرام تھا۔ بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

(۵۱۲) جو عورت حضور ﷺ کی رفاقت کو ناپسند کرتی ہو اُسے اپنے پاس رکھنا حضور ﷺ پر حرام ہے اور ایک قول کے مطابق وہ ہمیشہ کے لئے آپ ﷺ پر حرام ہو جاتی ہے۔

(۵۱۳) جس عورت نے ہجرت نہیں کی اس سے اور کتابیہ سے نکاح آپ ﷺ پر حرام ہے اور اسی طرح کتابیہ سے تمتع (فائدہ)۔

(۵۱۴) مسلمان لونڈی سے نکاح کرنا بھی آپ ﷺ کے لئے ناجائز ہے اور اگر بالفرض آپ ﷺ لونڈی کو نکاح میں لیتے اور وہ بچے کو جنم دیتی تو وہ بچہ آزاد ہوتا اور حضور ﷺ پر ضروری نہ ہوتا کہ آپ ﷺ لونڈی کے مالک کو بچے کی قیمت ادا کریں اور اس صورت میں لونڈی سے نکاح کے جواز کے لئے بے راہروی کا خوف اور عدم

استطاعت آپ ﷺ کے حق میں شرط نہ ہوتا۔

(۵۱۵) امام الحرمین کہتے ہیں کہ اگر کسی وجہ سے آپ ﷺ کا لونڈی کے ساتھ نکاح ہو جاتا تو اس صورت میں بچے کی قیمت آپ ﷺ پر واجب نہ ہوتی۔ ابن رفعہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے حق میں غلطی کے نکاح کا تصور محلِ نظر ہے اور بلقینی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کا لونڈی سے نکاح کرنے پر مجبور ہو جانا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

(۵۱۶) اگر کسی لونڈی کو حضور ﷺ پسند فرمالیں تو لونڈی کے مالک پر واجب ہے کہ وہ لونڈی کو حضور ﷺ کی خدمت ہدیۂ پیش کردے۔ طعام پر قیاس کرتے ہوئے۔

(۵۱۷) حضور ﷺ نے اگر کسی کے لئے پیغامِ نکاح دیا اور انکار کر دیا گیا تو آپ ﷺ نے دوبارہ پیغام نہیں دیا۔ اسی طرح مرسل حدیث میں آیا ہے۔

(۵۱۸) حضور ﷺ کی معیت میں رہنے سے انکار کرنے والی عورت کو اپنے پاس رکھنا چونکہ حضور ﷺ کے حق میں حرام ہے اسی پر قیاس کرتے ہوئے انکار کے بعد نکاح کے پیغام کا اعادہ بھی حضور ﷺ کے حق میں حرام یا مکروہ ہونے کا احتمال ہے۔

(۵۱۹) ابن سبع نے اس بات کو حضور ﷺ کے خصائص میں شمار کیا ہے کہ تکبیر سننے کے بعد دشمن پر حملہ کرنا حضور ﷺ کے لئے حرام ہے۔

(۵۲۰) قضاعی وغیرہ نے اس بات کو حضور ﷺ کے خصائص میں شمار کیا ہے کہ مشرک سے ہدیہ قبول کرنا اور اس سے مدد طلب کرنا حضور ﷺ کے لئے حرام ہے۔

(۵۲۱) حضور ﷺ پر ابتداء بعثت سے ہی شراب حرام تھی۔ عام لوگوں پر شراب کی حرمت کے اعلان سے بیس سال پہلے ہی حضور ﷺ پر شراب حرام تھی بلکہ آپ

ﷺ کے لئے شراب کبھی حلال تھی ہی نہیں۔

(۵۲۲) حدیث شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بتوں کی پوجا سے روکنے کے بعد سب سے پہلی چیز جس سے میرے رب نے مجھے منع کیا تھا وہ شراب نوشی اور لوگوں کے ساتھ ہنسی مذاق ہے۔

(۵۲۳) خداوند کریم نے مجھے بعثت سے پانچ سال قبل ستر کھولنے سے منع فرمادیا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نہ میں نے کبھی حضور ﷺ کی شرمگاہ کو دیکھا اور نہ آپ ﷺ نے میری شرمگاہ کو دیکھا۔

(۵۲۴) حضور ﷺ خیانت کرنے والے اور خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھتے تھے۔

(۵۲۵) مستدرک میں ابی قتادہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کو جب کسی جنازے کے لئے بلایا جاتا تو آپ ﷺ میت کے متعلق پوچھتے اور اگر میت کے بارے میں اچھے خیالات کا اظہار کیا جاتا تو آپ ﷺ نمازِ جنازہ پڑھتے ورنہ ورثاء سے فرماتے جو چاہو کرو اور اس پر نمازِ جنازہ نہ پڑھتے۔

(۵۲۶) سنن ابی داؤد میں حدیث ہے اگر میں تریاق استعمال کروں، تعویذ باندھوں یا اپنی جانب سے شعر کہوں تو مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہوتا ہے۔

(اس سے شرکیہ تعویذ مراد ہے ورنہ آپ ﷺ سے تعویذ باندھنا ثابت ہے۔ اُویسی غفرلہٗ)

فائدہ

ابوداؤد لکھتے ہیں کہ یہ حضور ﷺ کا خاصہ ہے اور دوسرے لوگوں کے لئے تریاق استعمال کرنے کی اجازت ہے اور دوسروں کے لئے تعویذ باندھنا بھی جائز ہے اگر

مصیبت کے نزول کے بعد باندھیں۔

فصل

مباح چیزیں جو حضور ﷺ کے ساتھ خاص ہیں

(۵۲۷) یہ حضور ﷺ کا خاصہ ہے کہ آپ ﷺ حالتِ جنابت میں مسجد میں ٹھہر سکتے ہیں اور مالکیوں کے نزدیک قبروں کے پاس بھی ٹھہر سکتے ہیں۔

(۵۲۸) حضور ﷺ کا وضو سونے سے نہیں ٹوٹتا۔

(۵۲۹) ایک قول یہ ہے کہ عورت کو چھونے سے بھی حضور ﷺ کا وضو نہیں ٹوٹتا اور یہی قول صحیح ہے۔

(۵۳۰) قضاءِ حاجت کے وقت آپ ﷺ قبلہ کی طرف رُخ یا پیٹھ کر سکتے ہیں۔

(۵۳۱) حضور ﷺ کے لئے سونے کے بعد بغیر وضو نماز جائز ہے۔

(۵۳۲) علماء کے ایک گروہ کا خیال ہے کہ حضور ﷺ کے لئے عصر کے بعد فوت شدہ نماز کی قضا جائز ہے۔

(۵۳۳) حضور ﷺ کے لئے حالتِ نماز میں چھوٹی بچی کو اُٹھانا جائز ہے۔

(۵۳۴) آپ ﷺ غائب کی نمازِ جنازہ ادا فرما سکتے ہیں۔ (حضرت ابوحنیفہ اور مالکیوں کے نزدیک)

(۵۳۵) حضور ﷺ کے لئے جائز ہے کہ آپ ﷺ وتر سواری پر ادا کریں باوجود وتر واجب ہونے کے۔

(۵۳۶) حضور ﷺ کے لئے بیٹھ کر وتر ادا کرنا بھی جائز ہے اسے خادم میں بیان کیا گیا ہے۔

(۵۳۷) حضور ﷺ وتر میں بلند آواز اور آہستہ دونوں طرح سے قرأت

فرماتے تھے۔

(۵۳۸) حضور ﷺ کے لئے بیٹھ کر امامت کرانا جائز ہے علماء کے ایک گروہ کے قول کے مطابق۔

(۵۳۹) حضور ﷺ امامت میں اپنا خلیفہ بھی بنا سکتے ہیں۔ جس طرح حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سلسلے میں ہوا کہ آپ ﷺ خود پیچھے ہو گئے اور انہیں آگے کر دیا۔ اسے علماء کے ایک گروہ نے بیان کیا ہے۔

(۵۴۰) حضور ﷺ کے لئے جائز ہے کہ آپ ﷺ ایک رکعت کا کچھ حصہ کھڑے ہو کر اور کچھ حصہ بیٹھ کر ادا فرمائیں۔ اسے اسلاف کی ایک جماعت نے بیان کیا اور کہتے ہیں کہ یہ بات حضور ﷺ کے علاوہ دوسروں کے لئے نا جائز ہے۔

(۵۴۱) قوتِ شہوت کے باوجود حضور ﷺ کے لئے روزے کی حالت میں بوسہ لینا جائز ہے۔

(۵۴۲) حضور ﷺ کے لئے صوم وصال بھی جائز ہے۔

(۵۴۳) حضور ﷺ روزے کی حالت میں زوال کے بعد مسواک فرما سکتے ہیں اسے رزین نے بیان کیا۔

(۵۴۴) حضور ﷺ بحالت جنابت روزہ رکھ سکتے ہیں۔

(۵۴۵) حضور ﷺ کے لئے احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہونا جائز ہے۔

(۵۴۶) مالکیہ کے نزدیک حضور ﷺ حالتِ احرام میں مسلسل خوشبو لگا سکتے ہیں۔

(۵۴۷) حضور ﷺ کے لئے جائز ہے کہ جس آدمی کا کھانا اور مال چاہیں لے سکتے ہیں اور رزین نے مزید کہا کہ لباس بھی لے سکتے ہیں جب کہ آپ ﷺ ضرورت محسوس کریں اور مالک کے لئے ضروری ہے کہ وہ یہ چیزیں حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر دے خواہ وہ خود ہلاک ہی کیوں نہ ہو جائے اور ہر شخص کے لئے

ضروری ہے کہ وہ بوقت ضرورت حضور ﷺ پر جان فدا کردے۔

(۵۴۸) حضور ﷺ کے حق میں جائز ہے کہ اجنبی عورت کو دیکھیں۔اس کے ساتھ خلوت حاصل کریں اور اسے سواری پر اپنے پیچھے بٹھائیں۔

(۵۴۹) حضور ﷺ کے لئے جائز ہے کہ چار سے زیادہ بیویاں رکھیں اور اس خصوصیت میں دیگر انبیاء کرام علیہم السلام بھی شریک ہیں۔

(۵۵۰) حضور ﷺ کی خصوصیت ہے کہ آپ ﷺ کا نکاح لفظ ھبہ سے منعقد ہو جاتا ہے۔

(۵۵۱) آپ ﷺ کا نکاح بغیر مہر کے اور غیر معین مہر کے ساتھ بھی جائز ہے۔

(۵۵۲) یہ حضور ﷺ کی خصوصیت ہے کہ آپ ﷺ ولی اور گواہوں کے بغیر نکاح فرماسکتے ہیں۔

(۵۵۳) آپ ﷺ کے لئے حالتِ احرام میں بھی نکاح جائز ہے۔

(۵۵۴) حضور ﷺ عورت کی رضامندی کے بغیر بھی نکاح فرماسکتے ہیں۔

(۵۵۵) اگر حضور ﷺ کسی بے خاوند عورت کو پسند فرمالیں تو اس پر واجب ہے کہ وہ حضور ﷺ کے حکم کی پیروی کرے اور اس کو نکاح پر مجبور بھی کیا جاسکتا ہے۔

(۵۵۶) جس عورت کو حضور ﷺ پسند فرمالیں حضور ﷺ کے پسند فرمالینے سے دوسرے مسلمانوں پر حرام ہو جاتا ہے کہ وہ اس عورت کو پیغام نکاح دیں۔

(۵۵۷) اگر حضور ﷺ کسی شادی شدہ عورت کو پسند فرمالیں تو اس کے خاوند پر واجب ہے کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے تاکہ حضور ﷺ اس کے ساتھ نکاح فرمائیں۔ایسی صورت میں عدت گزرے بغیر بھی اس عورت کے ساتھ حضور ﷺ کا نکاح جائز ہے۔

(۵۵۸) حضور ﷺ کے لئے یہ بھی جائز ہے کہ آپ ﷺ کسی دوسرے شخص

کے پیغامِ نکاح پر اپنا پیغامِ نکاح دیں۔

(۵۵۹) حضور ﷺ کے لئے جائز ہے کہ آپ ﷺ کسی عورت کا جس مرد کے ساتھ چاہیں اس کی اجازت اور اس کے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح فرما سکتے ہیں۔

(۵۶۰) حضور ﷺ کے لئے جائز ہے کہ نیابت کے بغیر بھی صغیرہ کو مجبور کر دیں۔

(۵۶۱) حضور ﷺ نے حضرت عباس کی موجودگی میں حضرت حمزہ کی بیٹی کا نکاح کیا اور اقرب کی موجودگی میں نکاح کیا۔

(۵۶۲) آپ ﷺ نے اُم سلمہ سے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو حکم دو کہ وہ تمہارا نکاح کرے اور اس نے اپنی ماں کا نکاح کیا اور وہ اُس وقت نابالغ بچہ تھا۔

(۵۶۳) اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کا نکاح حضرت زینب کے ساتھ کیا اور یہ آپ ﷺ کا خاصہ ہے کہ آپ ﷺ ذاتی طور پر عقد نکاح کئے بغیر اُن کے ساتھ رشتہ ازواج میں منسلک ہوئے اور روضہ میں اس بات کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ حضور ﷺ پر خداوند کریم کے حلال کرنے سے عورت حلال ہو جاتی تھی۔

(۵۶۴) ابوسعید شرف المصطفیٰ میں کہتے ہیں کہ حضور ﷺ ہر کسی کے کفو تھے اور اگر کوئی احمق، اندھا یا گونگا ولی کسی عورت کا نکاح آپ ﷺ کے ساتھ کرتا تو یہ نکاح صحیح ہوتا۔

(۵۶۵) رافعی کے ایک قول کے مطابق آپ ﷺ کے لئے جائز ہے کہ عدت گزارنے والی عورت کے ساتھ عدت گزرنے سے پہلے نکاح فرمائیں۔

(۵۶۶) حضور ﷺ کے لئے جائز ہے کہ ایک عورت کے ساتھ اس کی بہن، پھوپھی یا خالہ کو جمع فرمائیں۔ ایک قول کے مطابق اور ایک قول یہ ہے کہ آپ

ﷺ ایک عورت کے ساتھ اس کی بیٹی کو بھی نکاح میں جمع فرما سکتے ہیں۔ اسے رافعی نے بیان کیا۔

(۵۶۷) رزین حضور ﷺ کے خصائص کے سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ اگر حضور ﷺ کسی لونڈی کے ساتھ ملک یمین کی وجہ سے وطی کریں تو اس لونڈی کی ماں، بیٹی اور بہن کے حق میں حرمت ثابت نہیں ہوتی کہ حضور ﷺ کے لئے ان کا جمع کرنا ناجائز ٹھہرے۔ ممکن ہے یہ وہی صورت ہو جو الشرح اور الروضہ میں بیان ہوئی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ صورت اس سے مختلف ہو اور اس سلسلہ میں بیوی اور لونڈی کا حکم مختلف ہو۔

(۵۶۸) یہ حضور ﷺ کا خاصہ ہے کہ لونڈی کو آزاد کریں اور اس آزادی کو اس کا مہر قرار دیں۔ حضور ﷺ نے حضرت جویریہ کے مہر کے طور پر ان کی قوم کے قیدیوں کو رہا کر دیا تھا۔

(۵۶۹) حضور ﷺ کے لئے جائز ہے کہ نابالغ کے ساتھ نکاح کریں یہ ابن شبرمہ کا قول ہے لیکن اجماع اس کے خلاف ہے۔

(۵۷۰) ایک قول کے مطابق حضور ﷺ کے لئے جائز ہے کہ اپنی بیویوں کے درمیان اوقات کی تقسیم ترک فرمادیں اور یہی قول مختار ہے۔

(۵۷۱) ابن عربی شرح ترمذی میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو نکاح کے سلسلے میں کئی خصوصیات عطا فرمائی ہیں اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ایک ساعت عطا فرمائی ہے جو ازواجِ مطہرات میں سے کسی کے ساتھ خاص نہیں اور آپ ﷺ اس ساعت میں تمام ازواجِ مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور جو چاہتے ان کے ساتھ کرتے اور پھر اس زوجہ محترمہ کے پاس جاتے جس کی باری ہوتی۔

(۵۷۲) حضور ﷺ پر مہر کی طرح ازواجِ مطہرات کا نفقہ بھی واجب نہیں اور آپ ﷺ کی طلاق بھی تین طلاقوں پر منحصر نہیں ہے۔

(۵۷۳) حصر کی صورت میں آپ ﷺ جس کو طلاق مغلظ دے دیں وہ بغیر حلالہ کے آپ ﷺ کے لئے جائز ہے اور ایک قول یہ ہے کہ ایسی عورت ہمیشہ کے لئے آپ ﷺ پر حرام ہو جاتی ہے۔

(۵۷۴) عورتوں کو اختیار دینا حضور ﷺ کے حق میں صریح ہے اور دوسروں کے لئے کنایہ اور صراحت کی صورت میں عورت جدا ہو جاتی ہے اور ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہے بخلاف دوسروں کے۔

(۵۷۵) ان خصائص میں سے اکثر کی بنیاد اس بات پر ہے کہ حضور ﷺ کے حق میں نکاح اس طرح ہے جیسے ہمارے حق میں کسی عورت کو لونڈی بنانا۔

(۵۷۶) اگر آپ ﷺ نے اپنی لونڈی کو اپنے اُوپر حرام کیا تو وہ آپ ﷺ پر حرام نہ ہوئی اور نہ ہی آپ ﷺ پر کفارہ لازم ہوا۔

(۵۷۷) حضور ﷺ کے لئے جائز ہے کہ انشاء اللہ اور کلام کے درمیان فاصلہ کریں۔

(۵۷۸) حضور ﷺ کے لئے جائز ہے کہ مالِ غنیمت میں سے جو چاہیں پسند فرمائیں اور مال فی کا ۴/۵ حصہ بھی آپ ﷺ کو خاص طور پر عطا فرمایا گیا ہے۔

(۵۷۹) حضور ﷺ کے لئے مالِ غنیمت ہے آپ ﷺ جس طرح چاہیں اسے استعمال فرمائیں اور امام مالک آپ ﷺ کے خصائص میں بیان فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ مال کو ملکیت میں نہیں لیتے تھے۔

(۵۸۰) آپ ﷺ کی شان یہی تھی کہ مال میں تصرف کریں اور حسبِ ضرورت لے لیں اور امام شافعی اور دوسروں کے نزدیک حضور ﷺ مال کو ملکیت میں

لیتے تھے۔

(۵۸۱) حضور ﷺ کے لئے جائز ہے کہ غیر کاشتہ زمین کو اپنے لئے احاطہ فرمالیں اور حضور ﷺ کی احاطہ کردہ زمین سے جو شخص کوئی چیز لے گا اسے اس کی قیمت ادا کرنا پڑے گی۔ حضور ﷺ کا کیا ہوا احاطہ نہیں ٹوٹتا اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کا یہ حال نہیں ہے۔

(۵۸۲) حضور ﷺ کے لئے جائز ہے کہ مکہ مکرمہ میں جنگ کریں وہاں اسلحہ اٹھا کر چلیں اور اس کے ساتھ قتل کریں۔

(۵۸۳) حضور ﷺ کے لئے یہ بھی جائز ہے کہ کسی کو امان دینے کے بعد قتل کر دیں۔

(۵۸۴) یہ بھی جائز ہے کہ آپ ﷺ کسی سبب سے بغیر لعن طعن کریں اور یہ لعن طعن اس شخص کے بارے میں رحمت ثابت ہو۔

(۵۸۵) حضور ﷺ کے لئے جائز ہے کہ اپنے علم کی بناء پر فیصلہ صادر فرمائیں خواہ مقدمہ حدود کا ہی کیوں نہ ہو اور دوسروں کے لئے ایسا فیصلہ کے اختیار کے بارے میں اختلاف ہے۔

(۵۸۶) حضور ﷺ اپنی ذات اور اولاد کے حق میں فیصلہ فرما سکتے ہیں۔

(۵۸۷) آپ ﷺ کے لئے ہدیہ قبول کرنا جائز ہے اور دوسرے حکام کے لئے جائز نہیں ہے۔

(۵۸۸) غصہ کی حالت میں فتویٰ دینا اور فیصلہ صادر کرنا حضور ﷺ کے لئے مکروہ نہیں ہے۔ اسے نووی نے شرح مسلم میں بیان کیا ہے۔

(۵۸۹) حضور ﷺ فرمادیں کہ فلاں شخص کی فلاں چیز فلاں شخص کے ذمہ ہے تو جو شخص حضور ﷺ سے یہ بات سن لے اُس کے لئے جائز ہے کہ اس بات کی گواہی

دے۔

(۵۹۰) حضور ﷺ کے لئے جائز تھا کہ آپ ﷺ جس شخص کے لئے چاہیں لفظ صلوٰۃ کے ساتھ دعا فرما سکتے ہیں لیکن ہم کسی نبی یا فرشتے کے علاوہ کسی پر صلوٰۃ نہیں بھیج سکتے۔

(۵۹۱) حضور ﷺ نے اپنی اُمت کی طرف سے قربانی دی اور حضور ﷺ کے علاوہ کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کی طرف سے قربانی کرے اس کی اجازت کے بغیر۔

(۵۹۲) حضور ﷺ کے لئے جائز تھا کہ فاجروں کا کھانا تناول فرمائیں باوجود اس کے کہ آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا اسے ابن القاص نے ذکر فرمایا ہے اور بیہقی نے اس کا انکار کیا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ یہ کھانا اُمت کے لئے مباح ہے اور حضور ﷺ کا منع فرمانا ثابت نہیں ہے۔

(۵۹۳) حضور ﷺ کے لئے جائز ہے کہ اپنے لئے اور خداوند کریم کے لئے ایک ہی ضمیر استعمال کریں یہ بات اور کسی کے لئے جائز نہیں۔

(۵۹۴) حضور ﷺ کو گالی دینے والے اور حضور ﷺ کی ہجو کرنے والے کو قتل کر دیا جائے گا۔ (علمائے امت کا اتفاق ہے کہ گستاخ رسول ﷺ واجب القتل ہے)

(۵۹۵) حضور ﷺ زمینوں کی فتح سے پہلے ہی انہیں مومنین میں تقسیم کر دیتے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام زمینوں کا مالک بنایا ہے۔

(۵۹۶) امام غزالی کا یہ فتویٰ ہے کہ حضور ﷺ نے تمیم الداری اور ان کی اولاد کو جو قطعہ زمین عطا فرمایا تھا جو شخص تمیم الداری کی اولاد کے ساتھ اس زمین کے سلسلہ میں جھگڑا کرے وہ کافر ہو جائے۔ امام غزالی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ تو ارضِ جنت کے ٹکڑے اپنے غلاموں کو عطا فرما دیتے تھے۔ زمین کے ٹکڑے تو آپ ﷺ بدرجۂ

اولیٰ عطا فرما سکتے ہیں۔

(۵۹۷) شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ "تنویر" میں بیان کرتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام پر زکوٰۃ واجب نہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کو ہی ہر چیز کا مالک سمجھتے ہیں اور اپنی ذات کو کسی چیز کا مالک نہیں سمجھتے اور جو کچھ اُن کے پاس آتا ہے وہ اسے خدا کی امانت سمجھتے ہیں اور جہاں اسے خرچ کرنا صحیح ہوتا ہے وہاں اسے خرچ کرتے ہیں اور جہاں خرچ کرنا صحیح نہیں ہوتا وہاں خرچ ہونے سے اس مال کو روکتے ہیں اور دوسرا یہ کہ زکوٰۃ اغنیاء کے مال کو پاک کرنے کے لئے لی جاتی ہے اور انبیاء معصوم ہونے کی وجہ سے میل کچیل سے پاک ہیں۔

(۵۹۸) یہ حضور ﷺ کا خاصہ ہے کہ آپ ﷺ نے اہل خیبر کے ساتھ غیر معینہ مدت کے لئے عقد مساقات کیا اور فرمایا میں تمہارے ساتھ وہی اقرار کرتا ہوں جو اقرار خداوند کریم تمہارے ساتھ کرے۔ یہ اس لئے فرمایا کہ فتح کی وحی کا نزول ممکن تھا۔

(۵۹۹) حضور ﷺ نے حضرت جعفر سے جب کہ وہ سفر سے واپس آئے تو معانقہ کیا۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ یہ حضور ﷺ کا خاصہ ہے اور دوسرے لوگوں کے لئے معانقہ مکروہ ہے۔

(۶۰۰) خطابی کہتے ہیں کہ آیت شریفہ "فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآء" (پارہ ۲۶، سورۂ محمد، آیت ۴) "اس کے بعد چاہے احسان کر کے چھوڑ دو چاہے فدیہ لے لو" میں قیدیوں پر احسان کرنے کا جو حکم ہے۔ وہ بھی حضور ﷺ کے ساتھ خاص ہے دوسرے لوگوں کا یہ حکم نہیں۔

فصل

حضور ﷺ کی عظمت وفضیلت کے بارے میں

(۶۰۱) منصب صلوٰۃ حضور ﷺ کا خاصہ ہے۔

(۶۰۲) یہ حضور ﷺ کا خاصہ ہے کہ آپ کا کوئی وارث نہیں ہے اور اسی طرح دیگر انبیاء کرام کا بھی کوئی وارث نہیں ہوتا۔

(۶۰۳) دوسرے انبیاء کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے تمام مال کو صدقہ کرنے کی وصیت کردیں لیکن ایک قول کے مطابق حضور ﷺ کا مال آپ ﷺ کے انتقال کے بعد آپ ﷺ کے اہل بیت کے پاس باقی رہے گا۔

(۶۰۴) امام الحرمین نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے کہ اگر کوئی ظالم حضور ﷺ سے تعرض کرے تو موقعہ پر موجود تمام لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ حضور ﷺ پر اپنی جانیں قربان کردیں۔

(۶۰۵) اسے "زوائد الروضہ" میں صحابہ کرام کی ایک جماعت سے روایت کیا گیا ہے۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ خود جہاد کے لئے تشریف لے جائیں تو تمام لوگوں کا آپ ﷺ کے ساتھ جنگ کے لئے نکلنا واجب ہے کیونکہ خداوند کریم کا ارشادِ گرامی ہے

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ۔(پارہ ۱۱، سورۃ التوبہ، آیت ۱۲۰)

مدینہ والوں اور ان کے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے بیٹھ رہیں۔

اور یہ حکم حضور ﷺ کے بعد دیگر خلفاء کے حق میں باقی نہیں ہے۔

(۶۰۶) حضور ﷺ جب میدانِ جنگ کے اندر صف میں موجود ہوں تو شریک جنگ مسلمانوں پر حرام ہو جاتا ہے کہ وہ پیٹھ پھیریں اور شکست کھائیں اور حضور ﷺ کو چھوڑ دیں۔

(۶۰۷) قتادہ اور حسن فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد میدانِ جنگ سے بھاگ جانا گناہِ کبیرہ ہے۔

(۶۰۸) ایک قول کے مطابق حضور ﷺ کے عہد مبارک میں جہاد فرضِ عین تھا اور آپ ﷺ کے بعد جہاد فرضِ کفایہ ہے۔

(۶۰۹) میں یعنی امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تمکریتی کی مجامیع میں سے کسی میں دیکھا ہے کہ حضور ﷺ کی صاحبزادیوں کے سلسلہ میں مہر مثل کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا ہے کیونکہ ان کی مثل کوئی نہیں ہے۔

(۶۱۰) حضور ﷺ کی ازواجِ مطہرات کے سراپا کو کپڑوں میں دیکھنا بھی حرام ہے۔

(۶۱۱) ازواجِ مطہرات سے بالمشافہ سوال کرنا بھی حرام ہے۔

(۶۱۲) معمر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کی ازواجِ مطہرات کسی ''کبیر'' کو دودھ پلائیں تو وہ ان کے پاس حاضر ہو سکتا ہے اور یہ ان کا خاصہ ہے اور دیگر تمام عورتوں کے لئے یہ حکم صرف صغیر کے حق میں ہے۔

(۶۱۳) حضور ﷺ کی ازواجِ مطہرات تمام مومنوں کی مائیں ہیں۔

(۶۱۴) حضور ﷺ کے انتقال کے بعد ازواجِ مطہرات پر واجب ہے کہ وہ گھروں میں بیٹھیں اور اُن کا گھروں سے نکلنا حرام ہے۔ ایک قول کے مطابق حج اور عمرہ کے لئے بھی نہیں نکل سکتیں۔ اسے علماءِ حدیث کے ایک گروہ نے بیان کیا ہے۔

(۶۱۵) حضور ﷺ سے آگے نکلنا بھی حرام ہے۔

(۶۱۶) حضور ﷺ کی آواز مبارک پر آواز کا بلند کرنا بھی حرام ہے۔

(۶۱۷) حضور ﷺ کو بلند آواز سے پکارنا اور حجروں کے پیچھے سے آواز دینا بھی

حرام ہے۔

(٦١٨) حضور ﷺ کو دور سے چیخ کر پکارنا بھی حرام ہے۔

(٦١٩) حضور ﷺ کا خون، پیشاب اور تمام فضلات پاک ہیں اُن کو پیا جاسکتا ہے۔

(٦٢٠) آپ ﷺ کے بالوں کی طہارت میں کوئی اختلاف نہیں اور دوسری چیزوں کی طہارت کے بارے میں اختلاف ہے۔

(٦٢١) حضور اکرم ﷺ نے اپنے موئے مبارک صحابہ کرام کے درمیان تقسیم فرمائے۔

(٦٢٢) حضور ﷺ تمام گناہوں سے خواہ وہ صغیرہ ہی کیوں نہ ہوں پاک ہیں۔

(٦٢٣) آپ ﷺ بھول جانے سے مبراء ہیں اور دیگر انبیاء کرام کی بھی یہی شان ہے۔

(٦٢٤) حضور ﷺ کی ذات بابرکات ناپسندیدہ فعل کے ارتکاب سے بھی پاک ہے۔

(٦٢٥) حضور ﷺ کی محبت فرض ہے اہل بیت النبی ﷺ کی محبت واجب ہے۔اسی طرح صحابہ کرام کی محبت بھی واجب ہے۔

(٦٢٦) جو حضور ﷺ کی توہین کرے یا حضور ﷺ کی موجودگی میں زنا کرے وہ کافر ہو جاتا ہے۔

(٦٢٧) جو شخص حضور ﷺ کی وفات کی تمنا کرے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے اور دیگر انبیاء کرام کی بھی یہی شان ہے اسے محاملی نے اوسط میں بیان کیا ہے اور اسی بناء پر انبیاء علیہم السلام کی وراثت کو بھی حرام قرار دیا گیا ہے تا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ انبیاء

کرام علیہم السلام کے وارث اُن کے فوت ہو جانے کی تمنا کریں اور کافر ہو جائیں۔

(۶۲۸) کسی اور صاحب کا خیال ہے کہ یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ کے بال سفید نہیں ہوئے کیونکہ عورتیں بڑھاپے کو ناپسند کرتی ہیں اور اگر یہ چیز حضور ﷺ کے سلسلے میں واقع ہوتی تو عورتیں کافر ہو جاتیں۔ اسی سلسلے میں عورتوں پر مہربانی کرتے ہوئے حضور ﷺ کے بالوں کو سفید نہیں ہونے دیا گیا۔

(۶۲۹) ازواجِ مطہرات اور اہل بیت النبی ﷺ کے لئے حیض اور جنابت کی حالت میں مسجد میں بیٹھنا مباح ہے اور مالکیہ کے قول مطابق قبور کے نزدیک بھی بیٹھ سکتے ہیں۔

(۶۳۰) حضور ﷺ کا نفلی نماز بیٹھ کر ادا کرنا بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طرح ہے اور یہ عمل حضور ﷺ کے لئے خاص ہے۔

(۶۳۱) نماز میں نمازی حضور ﷺ کو "اَیُّهَا النَّبِیُّ" کہہ کر مخاطب کرتا ہے اور کسی دوسرے شخص کو مخاطب نہیں کر سکتا۔

(۶۳۲) اگر حضور ﷺ نماز کی حالت میں کسی شخص کو بلائیں تو اس شخص پر نماز کی حالت میں حضور ﷺ کو جواب دینا واجب ہے اور اس طرح اس کی نماز نہیں ٹوٹتی۔ دوسرے انبیاء کرام کی بھی یہی شان ہے۔

(۶۳۳) حضور ﷺ کے خطبہ کے دوران اگر کوئی شخص کلام کرے تو اس کی نمازِ جمعہ باطل ہو جاتی ہے۔

(۶۳۴) حضور ﷺ اگر جہری نماز کی حالت میں یا نزولِ وحی کی حالت میں قرأت فرما رہے ہوں تو خاموش رہنا اور سننا واجب ہے۔

(۶۳۵) مجاہد اس آیت کریمہ

"اِذَا قِیْلَ لَکُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا" (پارہ ۲۸، سورۃ

المجادلۃ، آیت ۱۱)

"جب تم سے کہا جائے مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دو" کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ یہ حکم حضور ﷺ کی مجلس کے ساتھ خاص ہے۔

(۶۳۶) جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ جو شخص حالت نماز میں ہنسے اس پر وضو کا اعادہ واجب نہیں۔ کیونکہ یہ حکم اس شخص کے لئے تھا جو حضور ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہوئے ہنستا۔

(۶۳۷) نکاح حضور ﷺ کے حق میں مطلق عبادت کا حکم رکھتا ہے جیسا کہ سبکی کہتے ہیں اور دوسرے لوگوں کے حق میں نکاح عبادت نہیں بلکہ مباحات میں سے ہے۔

(۶۳۸) حضور ﷺ کے متعلق جھوٹ بولنا گناہ کبیرہ ہے اور دوسروں کے متعلق جھوٹ کا یہ حکم نہیں ہے۔ جوینی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے متعلق جھوٹ بولنا مرتد بنا دیتا ہے اور جو شخص حضور ﷺ کے متعلق جھوٹ بولے اس کی گواہی ہمیشہ کے لئے مردود ہے خواہ وہ توبہ ہی کیوں نہ کرلے۔

(۶۳۹) جو شخص حضور ﷺ کی شان میں گالی بکے اسے قتل کر دیا جائے گا اور یہی حکم دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کا بھی ہے۔

(۶۴۰) حضور ﷺ کو کنایۃً گالی دینا بھی صراحتاً گالی دینے کے برابر ہے۔ بخلاف دوسرے لوگوں کے۔ اسے رافعی نے امام سے ذکر کیا ہے اور نووی کہتے ہیں کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

(۶۴۱) کسی نبی کی بیوی نے کبھی بدکاری نہیں کی۔ حسن کہتے ہیں کہ نبی کی بیوی اگر بدکاری کرے تو اس کے لئے قطعاً مغفرت نہیں ہے اور جو شخص نبی کی ازواج پر تہمت لگائے اس کی توبہ کبھی قبول نہیں ہوتی۔ ابن عباس وغیرہ کا یہی قول

ہے اور قاضی عیاض وغیرہ کا قول یہ ہے کہ ایسے آدمی کو قتل کیا جائے گا اور ایک قول یہ ہے کہ قتل کی سزا اس شخص کے لئے مخصوص ہے جو خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو گالی دے یا تہمت لگائے اور حضرت عائشہ صدیقہ کے علاوہ دوسری ازواجِ مطہرات پر تہمت لگانے والے پر دوہری حد قذف نافذ کی جائے گی۔

(۶۴۲) اسی طرح جو کسی صحابی رسول کی ماں پر تہمت لگائے اس کے لئے بھی یہی حکم ہے اور بعض مالکیہ کا قول یہ ہے جو کسی صحابی رسول کو گالی دے اُسے قتل کیا جائے گا۔

(۶۴۳) ابن قدامہ مقنع میں فرماتے ہیں کہ جو شخص حضور ﷺ پر تہمت لگائے اس کا بھی یہی حکم ہے خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر۔

(۶۴۴) جو حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ پر تہمت لگائے اس کے لئے بھی اس کا یہی حکم ہے خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر۔

(۶۴۵) حضور ﷺ کی صاحبزادیوں کی اولاد آپ ﷺ کی طرف منسوب ہے اور ایک قول کے مطابق آپ ﷺ کی نواسیوں کی اولاد بھی آپ ﷺ کی طرف منسوب ہے۔ حدیث شریف میں ہے حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی نسل کو اس کی اپنی پشت سے چلایا سوائے میرے کہ میری نسل کو اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پشت سے چلایا۔

(۶۴۶) حضور ﷺ کی صاحبزادیوں پر کسی دوسری عورت سے نکاح جائز نہیں۔ محب طبری نے بیان کیا ہے جو اس سے زیادہ بلیغ ہے۔ اُنہوں نے مسور بن مخرمہ کی حدیث بیان کی کہ جب حضرت حسین بن حسن نے ان کی صاحبزادی کے لئے پیغام نکاح دیا تو اُنہوں نے حضور ﷺ کی یہ حدیث پڑھ کر عذر کیا۔

(۶۴۷) فاطمہ میرا لختِ جگر ہے جو چیز اسے ناراض کرتی ہے وہ مجھے ناراض

کرتی ہے اور جو چیز اُسے اچھی لگتی ہے وہ مجھے بھی اچھی لگتی ہے اور فرمایا کہ آپ کے ہاں حضرت فاطمہ کی صاحبزادی ہیں اور اگر میں آپ کو نکاح کر دوں تو یہ بات حضرت فاطمہ کی ناراضگی کا باعث ہوگی پھر کہا کہ اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ میت کا بھی اسی طرح لحاظ رکھنا ضروری ہے جس طرح زندہ کا۔

(۶۴۸) کہتے ہیں شیخ بوعلی الجنی نے شرح التلخیص میں بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ کی صاحبزادیوں پر دوسری عورت سے نکاح حرام ہے۔ شاید اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کا حضور ﷺ کے ساتھ (نبوت) (اولاد) کا رشتہ ہے اور یہی بات اس مذکورہ بالا واقعہ پر دلیل ہے۔ اگر ہم اس کو اپنے عموم پر رکھیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ حضور ﷺ کی بیٹیوں کی اولاد (اور اُن کی اولاد نیچے تک) سے عقد کی صورت میں کسی دوسری عورت سے شادی کرنا قیامت تک حرام ہوگا۔ یہ موقف محلِ نظر ہے۔

(۶۴۹) جس کا نسب طرفین سے حضور ﷺ سے ملتا ہو وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔

(۶۵۰) حضور ﷺ کی محراب دائیں یا بائیں جانب کی ”(تلاش)“ میں کوشش نہیں کی جائے گی۔ (مسجد نبوی کے محراب کی دائیں اور بائیں جانب یمن و برکت میں برابر ہے)

(۶۵۱) حضرت امام ابو یوسف اور مزنی کی رائے کے مطابق صلوٰۃ خوف صرف حضور ﷺ کے عہد ہمایوں کے ساتھ خاص ہے کیونکہ آپ ﷺ کی امامت کا کوئی بدل نہیں بخلاف دوسرے لوگوں کے علماء کے ایک گروہ کا خیال ہے کہ حضور ﷺ کا منصب اس سے بلند ہے کہ رحمت کے ساتھ آپ کے لئے دعا کی جائے۔

(۶۵۲) کسی انسان کو بھی ایسے نقش والی مہر بنانے کی اجازت نہیں جو نقش (محمد رسول اللہ) آپ ﷺ کی مہر مبارک کا تھا۔

(۶۵۳) آپ ﷺ اپنی خواہش کے مطابق کلام نہ فرماتے۔

(۶۵۴) آپ ﷺ کی زبانِ اقدس سے سوائے حق کے کوئی کلمہ نہ نکلتا خواہ عالم رضا ہو یا ناراضگی۔

(۶۵۵) حضور ﷺ کے خواب وحی تھے اسی طرح دوسرے انبیاء کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں۔

(۶۵۶) جنون اور طویل عرصہ کے لئے غشی انبیاء کرام پر طاری نہیں ہو سکتی۔ اس چیز کو شیخ ابو حامد نے اپنی تعلیق میں بیان کیا ہے اور البلقینی نے حواشی الروضہ میں اس کی تصدیق کی ہے۔ سبکی نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ انبیاء کرام کی حالتِ غشی عام لوگوں کی حالتِ غشی سے مختلف ہوتی ہے۔ سبکی کی طرف ہی یہ قول منسوب ہے کہ انبیاء کرام پر عدمِ بصارت جیسا عارضہ لاحق نہیں ہوتا۔

(۶۵۷) قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق بنی اسرائیل کے اس قول ''آپ آدر تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے شفاء عطا فرمائی تھی'' کا ذکر کیا اور کہا کہ انبیاء کرام علیہم السلام صوری اور معنوی دونوں قسم کے عیوب سے منزہ ہوتے ہیں اور ظاہری و باطنی نقائص سے مامون ہوتے ہیں بلکہ ان معایب کی طرف متوجہ ہونے سے بھی محفوظ ہیں جن کی نسبت بعض انبیاء کی طرف تاریخ کی کتابوں میں کی گئی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر اس چیز سے بھی منزہ کیا جو آنکھ میں کھٹکے اور دلوں میں نفرت کا باعث ہو۔

(۶۵۸) یہ آپ ﷺ کی ذات کو ہی کو لائق ہے کہ آپ ﷺ احکامِ شریعت میں سے جو حکم جس کے لئے مختص فرمائیں وہ اسی کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے۔ جس

طرح حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر کرنا، حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے لئے رضاعت کا ثبوت جب کہ آپ کی عمر زیادہ تھی، خولہ بنت حکیم کو نوحہ کی اجازت مرحمت فرمانے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لئے صدقہ پہلے دے دینے کی اجازت مرحمت فرمانا، حضرت اسماء بن عمیس کو احداد (سوگ) کے ترک کرنے کا حکم دینا۔

(۶۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر میں پیدا ہونے والے بچے کے لئے آپ ﷺ کا نام اور کنیت دونوں رکھنے کی اجازت مرحمت فرمانا۔

(۶۵۶) مسجد میں جنبی حالت میں ٹھہرنے کی اجازت دینا جس طرح کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رخصت دی گئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھر کا دروازہ مسجد کے صحن میں کھولنے کی اجازت دینا۔

(۶۵۷) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مسجد کی طرف کھڑکی کھولنے کی اجازت دینا۔ رمضان شریف کا روزہ توڑنے والے کو اُسی کے دیئے ہوئے کفارہ کو کھانے کی اجازت دینا۔

(۶۵۸) ابو براء کو عناق (بکری کا سال سے کم عمر کا بچہ) قربانی کے طور پر دینے کی اجازت عطا فرمانا۔

(۶۵۹) عتبہ بن عامر اور زید بن خالد کو صحابہ کرام سے دوسری راہ اختیار کرنے کی اجازت دینا اور اُسی شخص کو نکاح کے بدلے قرآن کریم کو بطور مہر متعین کرنے کی اجازت دینا۔ اسے بے شمار لوگوں نے بیان کیا ہے اور اس سلسلے میں ایک مرسل حدیث بھی موجود ہے۔ مکحول کہتے ہیں کہ یہ بات حضور ﷺ کے بعد کسی دوسرے شخص کے لئے جائز نہیں۔

(۶۶۰) آپ ﷺ نے حضرت زبیر اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کے

لئے ریشم کا لباس پہننا جائز قرار دیا۔ اسے ایک جماعت نے نقل کیا ہے۔

(۶۶۱) آپ ﷺ نے حضرت براء بن عازب کے لئے سونے کی انگوٹھی کا استعمال جائز قرار دیا۔

(۶۶۲) حضور ﷺ نے حج میں بنو عباس کو منیٰ میں رات گزارنے سے مستثنیٰ قرار دیا کیونکہ ان کے ذمہ حاجیوں کی سقایت کا فریضہ تھا اور آخر میں یہ رعایت بنو ہاشم کو بھی عطا فرمائی۔

(۶۶۳) آپ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ کو نمازِ عصر کے بعد دو رکعت ادا کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

(۶۶۴) آپ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کا والی بنا کر بھیجا تو انہیں ہدیہ قبول کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

(۶۶۵) مستدرک وغیرہ میں ہے کہ حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے حضرت طلحہ کے ساتھ اس مہر پر شادی کی کہ وہ ایمان لے آئیں۔ ثابت کہتے ہیں کہ میں کسی عورت کو نہیں جانتا کہ جس کا مہر اُم سلیم کے مہر سے اچھا ہو۔

(۶۶۶) حضور ﷺ نے ابو رکانہ کی بیوی بغیر حلالے کے انہیں واپس کر دی حالانکہ اُنہوں نے بیوی کو تین طلاقیں دی تھیں۔

(۶۶۷) ایک آدمی یعنی ضالہ لیثی اس شرط پر مسلمان ہوا کہ وہ صرف دو نمازیں پڑھے گا تو حضور ﷺ نے اس کے اس مشروط ایمان کو قبول فرما لیا۔

(۶۶۸) حضور ﷺ نے جنگ بدر میں حضرت عثمان کے نام پر تیر پھینکا اور حضرت عثمان کے علاوہ کسی غائب آدمی کے نام پر تیر نہیں چلایا اسے ابوداؤد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ خطابی کہتے ہیں کہ یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے کیونکہ وہ حضور ﷺ کی صاحبزادی کی تیمارداری میں مصروف

تھے اور اسی لئے شریکِ جنگ نہیں ہو سکے تھے۔

(۶۶۹) حضور ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے درمیان رشتہ مواخات قائم فرماتے اور انہیں ایک دوسرے کا وارث قرار دیتے اور یہ اختیار حضور ﷺ کے علاوہ کسی کو حاصل نہ تھا۔

(۶۷۰) حضور ﷺ نے خصوصی طور پر مہاجرین کی بیویوں کو اپنے خاوندوں کی موت کے بعد ان کے گھروں کا وارث قرار دیا کیونکہ وہ غریب الدیار تھیں اور ان کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔

(۶۷۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ طلوع فجر سے نہیں بلکہ طلوع آفتاب سے روزے کی ابتدا کرتے تھے اور ظاہر یہی ہے کہ یہ ان کی خصوصیت تھی جو حضور ﷺ نے انہیں عطا فرمائی تھی۔

(۶۷۲) اہل بیت کے بچے ایامِ رضاعت میں بھی روزہ رکھتے ہیں اور یہ حضور ﷺ کی خصوصیت ہے۔

(۶۷۳) حضور ﷺ کے صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین جب کسی اہم معاملہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ان کے لئے حضور ﷺ کی اجازت کے بغیر محفل سے اُٹھنا حرام تھا۔

(۶۷۴) صحابہ کرام حضور ﷺ سے عرض کرتے تھے حضور ﷺ ہمارے ماں اور باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ الفاظ حضور ﷺ کے علاوہ کسی سے نہیں کہے جاسکتے۔

(۶۷۵) حضور ﷺ اپنے پیچھے کی طرف بھی اسی طرح دیکھتے تھے جس طرح سامنے دیکھتے تھے۔

(۶۷۶) رزین مزید فرماتے ہیں کہ اپنے داہنے اور بائیں طرف بھی اسی

طرح دیکھتے تھے۔

(۶۷۷) حضور ﷺ رات اور تاریکی میں بھی اسی طرح دیکھتے تھے جس طرح دن اور روشنی میں دیکھتے تھے۔

(۶۷۸) حضور ﷺ کا لعاب مبارک کھاری پانی کو میٹھا کر دیتا ہے۔

(۶۷۹) اگر دودھ پیتے بچے کے منہ میں حضور ﷺ کا لعاب مبارک ڈالا جاتا تو وہ اسے دودھ کا کام دیتا تھا۔

(۶۸۰) حضور ﷺ کا پیٹ مبارک سفید رنگت کا تھا اس کی رنگت میں تبدیلی نہیں آتی تھی اور نہ ہی اس پر کوئی بال تھا۔

(۶۸۱) حضور ﷺ کی آواز اتنی دور سنائی دیتی تھی جتنی دور کسی دوسرے کی آواز سنائی نہیں دیتی اور اسی طرح آپ ﷺ اتنی تیز قوت سماعت کے مالک تھے جس میں کوئی آپ ﷺ کا ثانی نہیں۔

(۶۸۲) حضور ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل جاگتا تھا۔

(۶۸۳) حضور ﷺ نے کبھی جمائی نہیں لی۔

(۶۸۴) کبھی حضور ﷺ کو احتلام نہ ہوا اور یہی شان تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ہے اسی طرح کتب ثلاثہ میں ہے۔

(۶۸۵) حضور ﷺ کا پسینہ مبارک مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

(۶۸۶) حضور ﷺ جب کسی طویل القامت شخص کے ہمراہ سفر فرماتے تو اس سے طویل نظر آتے تھے اور جب حضور ﷺ تشریف فرما ہوتے تو آپ ﷺ کے کندھے مبارک تمام ہم نشینوں سے بلند ہوتے۔

(۶۸۷) حضور ﷺ کا سایہ کبھی زمین پر نہیں پڑا اور نہ ہی سورج یا چاند کی روشنی میں آپ ﷺ کا سایہ دیکھا گیا۔ ابن سبع کہتے ہیں کہ سایہ اس لئے نہ تھا کیونکہ آپ

ﷺ سراپا نور تھے اور رزین کہتے ہیں کہ انوار کے غلبہ کی وجہ سے آپ ﷺ کا سایہ نہ تھا۔

(۶۸۸) حضور ﷺ کے لباس مبارک پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی اور نہ کبھی جوؤں نے آپ ﷺ کو اذیت پہنچائی۔

(۶۸۹) حضور ﷺ جب سواری پر سوار ہوتے تو جب تک آپ ﷺ اس پر سوار رہتے وہ بول و براز نہیں کرتی تھی۔ اس بات کو ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے اور بعض متاخرین نے اس بات پر اس تحقیق کی بنیاد رکھی ہے کہ حضور ﷺ نے اُونٹ پر سوار ہو کر طواف بیت اللہ کیا اور یہ حضور ﷺ کے خصائص میں سے ہے کسی دوسرے کے لئے جائز نہیں۔

(۶۹۰) حضور ﷺ جب سواری پر سوار ہوتے وہ بول و براز نہیں کرتی تھی اس بات کو ابن اسحاق نے نقل کیا ہے۔

(۶۹۱) حضور ﷺ کا رُخ انور سورج کی طرح روشن تھا۔

(۶۹۲) آپ ﷺ کے قدم مبارک میں کجی نہیں تھی۔

(۶۹۳) حضور ﷺ جب چلتے تو زمین آپ ﷺ کے لئے سمٹتی تھی۔

(۶۹۴) حضور ﷺ کو جماع اور غصے کی حالت میں چالیس آدمیوں کی قوت حاصل تھی اور مقاتل سے ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کو ستر سے اسی تک جوانوں کی طاقت عطا فرمائی گئی تھی اور مجاہد کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کو چالیس جنتی نوجوانوں جنتی طاقت عطا فرمائی گئی تھی اور ایک جنتی کی قوت دنیا کے سو مردوں کے برابر ہے اور اس طرح حضور ﷺ کو ہزار مردوں کی قوت عطا فرمائی گئی تھی اور اس قول سے یہ اشکال دور ہو جاتا ہے کہ حضور ﷺ کو چالیس مردوں کی قوت کیسے عطا فرمائی گئی حالانکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو سو اور بقول بعض ہزار آدمیوں کی قوت عطا فرمائی

گئی تھی۔اسی اشکال کے جواب کے لئے اس تکلف کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔

(۶۹۵) یہ حدیث پاک کئی طرق سے وارد ہے کہ جبرائیل میرے پاس ایک ہنڈیا لے کر آئے میں نے اس سے کھایا تو مجھے چالیس مردوں جتنی طاقت عطا ہوگئی اور ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ میں ایک ساعت میں جتنی عورتوں کے پاس جانا چاہوں جا سکتا ہوں۔

(۶۹۶) قاضی ابوبکر ابن العربی سراج المریدین میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کو بہت بڑی خصوصیت عطا فرمائی ہے اور وہ ہے کم کھانا اور" قدرت علی الجماع"

(۶۹۷) حضور ﷺ غذا کے معاملہ میں سب لوگوں سے زیادہ قناعت پسند تھے اور آپ ﷺ ایک ہی روٹی سے سیر ہو جاتے تھے اور وطی کے سلسلہ میں تمام لوگوں سے زیادہ طاقتور تھے۔

(۶۹۸) حضور ﷺ کی قضاء حاجت کے آثار کبھی نظر نہیں آئے بلکہ زمین اسے نگل لیتی تھی اور اس جگہ سے کستوری کی خوشبو آتی تھی اور یہی شان تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ہے۔

(۶۹۹) حضور اکرم ﷺ کے اجداد میں حضرت آدم علیہ السلام تک کوئی بدکار نہیں گزرا اور حضور اکرم ﷺ سجدہ گزاروں کی پشتوں میں منتقل ہوتے رہے حتیٰ کہ ایک نبی کی شان سے مبعوث ہوئے۔

(۷۰۰) حضور ﷺ کے والدین نے آپ ﷺ کے علاوہ کسی کو نہیں جنا۔

(۷۰۱) حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت بت اوندھے منہ گر گئے۔

(۷۰۲) حضور ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ ﷺ ختنہ کئے ہوئے تھے اور ناف بریدہ تھے۔وقت ولادت آپ ﷺ پاک صاف تھے کسی قسم کا میل نہ تھا۔

(۷۰۳) حضور ﷺ وقت ولادت سجدے کی حالت میں زمین پر تشریف لائے آپ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت اٹھا رکھی تھی گویا خداوند کریم کے حضور عجز و نیاز کا اظہار کر رہے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کی والدہ ماجدہ نے وقت ولادت دیکھا کہ آپ ﷺ سے ایک نور خارج ہوا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی ولادت کے وقت بھی ان کی ماؤں نے یہی کچھ دیکھا۔

(۷۰۴) بعض حضرات کا قول ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو جس عورت نے بھی دودھ پلایا وہ مسلمان ہو گئی۔ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کو چار عورتوں نے دودھ پلایا۔ ایک آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ تو ان کا زندہ کیا جانا اور آپ ﷺ ایمان لانا حدیث شریف میں موجود ہے ان کے علاوہ حلیمہ سعدیہ، ثوبیہ اور اُم ایمن نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا۔

(۷۰۵) حضور اکرم ﷺ کا جھولا فرشتے جھلاتے تھے اسے ابن سبع نے بیان کیا ہے۔

(۷۰۶) حضور ﷺ پنگھوڑے میں ہوتے تو چاند سے باتیں کرتے۔ چاند آپ ﷺ کے اشارے پر چلتا تھا۔

(۷۰۷) حضور ﷺ پنگھوڑے میں باتیں کرتے۔

(۷۰۸) گرمی کی حالت میں بادل آپ ﷺ پر سایہ کرتے۔

(۷۰۹) جب حضور اکرم ﷺ کسی درخت کی طرف تشریف لے جاتے تو درخت کا سایہ آپ ﷺ کی طرف جھک جاتا۔

(۷۱۰) حضور ﷺ رات کو بھوک کی حالت میں سوتے اور صبح جب جاگتے تو شکم سیر ہوتے۔ آپ ﷺ کا رب آپ ﷺ کو جنت سے کھلاتا اور پلاتا۔

(۷۱۱) حضور اکرم ﷺ کو اتنا شدید بخار ہوتا جس کی شدت دوسروں کی شدت

سے دوگنی ہوتی۔ یہ اس لئے تا کہ آپ ﷺ کو زیادہ اجر ملے۔

(۷۱۲) حضورِ اکرم ﷺ کی ذاتِ مستودہ صفات ایسی تمام علتوں سے مبرا ہے جو عیب اور نقص کا سبب بن سکتی ہیں۔

(۷۱۳) حضورِ اکرم ﷺ کی روح قبض کیے جانے کے بعد لوٹائی گئی اور پھر آپ ﷺ کو اختیار دیا گیا کہ آپ ﷺ چاہیں تو دنیا میں تشریف فرما رہیں اور چاہیں تو اپنے رب کے پاس چلے جائیں تو حضور ﷺ نے اپنے رب کی طرف جانے کو ترجیح دی اور دیگر انبیاء کرام کی بھی یہی شان ہے۔

(۷۱۴) جب حضور ﷺ حالت مرض میں تھے تو آپ ﷺ کے رب نے تین مرتبہ حضرت جبرائیل کو آپ ﷺ کا حال دریافت کرنے کے لئے بھیجا۔

(۷۱۵) جب ملک الموت حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے ساتھ ایک فرشتہ تھا جس کا نام اسماعیل ہے جو ہوا میں رہتا ہے۔ اس دن سے پہلے وہ فرشتہ نہ کبھی آسمان کی طرف چڑھا تھا اور نہ کبھی زمین پر اُترا تھا۔

(۷۱۶) قبض روح کی حالت میں ملک الموت کے رونے کی آواز سنی گئی وہ کہہ رہے تھے وامحمداہ۔ (ﷺ)

(۷۱۷) حضور ﷺ پر آپ ﷺ کے رب نے بھی درود بھیجا اور فرشتوں نے بھی۔

(۷۱۸) لوگوں نے مروّج نمازِ جنازہ کے برعکس جماعت کے بغیر آپ ﷺ پر نمازِ جنازہ پڑھی اور کہا کہ حضور ﷺ حیاتِ ظاہری میں بھی ہمارے امام تھے اور اب ظاہری دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی آپ ﷺ ہمارے امام ہیں۔

(۷۱۹) حضور ﷺ کی مخصوص نمازِ جنازہ بار بار پڑھی گئی۔ مرد فارغ ہوئے تو عورتوں کی باری آئی اور اُن کے بعد بچوں کی۔ امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہما کا قول یہ ہے کہ حضور ﷺ کے سوا کسی پر بار بار نمازِ جنازہ پڑھنے کی اجازت نہیں ہے اور یہ

میں حضور ﷺ کی زیارت کی کیونکہ شیطان آپ ﷺ کی صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

(۷۳۸) اگر حضور ﷺ کسی شخص کو خواب میں کوئی حکم دیں تو اس شخص پر آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل واجب ہے۔ایک قول کے مطابق اور دوسرے قول میں اسے مستحب کہا گیا ہے۔

(۷۳۹) حدیث میں آیا ہے کہ دنیا سے سب سے پہلے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت قرآنِ حکیم اور حجرِ اسود کو اُٹھایا جائے گا۔

(۷۴۰) حضور ﷺ کی احادیث کی قرأت عبادت ہے اور احادیث پڑھنے پر بھی تلاوتِ قرآنِ حکیم کی طرح ثواب ملتا ہے۔(ایک روایت کے مطابق)

(۷۴۱) جس چیز کو حضور ﷺ کا دستِ اقدس چھو لے اُسے آگ نہیں کھا سکے گی اور یہی شان دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی ہے۔

(۷۴۲) جس چیز پر حضور ﷺ کا اسم گرامی مکتوب ہو اس کی تعظیم ضروری ہے۔

(۷۴۳) حضور ﷺ کی احادیث پڑھنے کے لئے غسل کرنا اور خوشبو لگانا مستحب ہے اور جہاں احادیث پڑھی جارہی ہوں وہاں بلند آواز سے بولنا منع ہے۔

فائدہ

احادیث مبارکہ کی قرأت بلند مقام پر بیٹھ کر کرنی چاہیے۔

(۷۴۴) جو حدیث پڑھ رہا ہو اس کا کسی شخص کے لئے اُٹھنا مکروہ ہے۔

(۷۴۵) حفاظِ حدیث کے چہرے ہمیشہ تروتازہ رہیں گے۔حضور ﷺ کی اس حدیث کے مطابق ”اللہ تعالیٰ سرسبز و شاداب کرے اُس شخص کو جس نے میری حدیث سنی اسے یاد کیا اور پھر اس شخص تک پہنچایا جس نے نہیں سنی تھی“

(۷۴۶) حضور ﷺ کی احادیث کو یاد رکھنے والوں کو تمام علماءِ حدیث اور امراء المومنین کے لقب کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہے۔کتب احادیث کو قرآن حکیم کی طرح

رحلوں پر رکھنا چاہیے۔

(۷۴۷) اگر کوئی شخص ایک لحہ کے لئے ایمان کی حالت میں حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو جائے تو اس کو مقامِ صحابیت عطا ہو جاتا ہے اور تابعی کا یہ حکم نہیں کیونکہ اس کو صحابہ کرام کی خدمت میں زیادہ عرصہ رہنے سے ہی تابعی کا مقام عطا ہوتا ہے اور یہی بات اہل اُصول کے نزدیک صحیح ہے۔ صحابیت اور منصب نبوۃ اور اس کی تنویروں میں بہت بڑا فرق ہے۔

(۷۴۸) حضور ﷺ کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عادل ہیں اور صحابہ کرام میں سے کسی کی عدالت کے بارے میں اس طرح تحقیق نہیں کی جاسکتی جس طرح دوسرے راویوں کے سلسلہ میں کی جاتی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایسی چیزوں کے ارتکاب سے فاسق نہیں ہوتے جن کے ارتکاب سے دوسرے لوگ فاسق ہو جاتے ہیں (یہ جمع الجوامع میں بیان ہوا ہے)۔

(۷۴۹) محمد بن کعب القرظی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں تمام صحابہ کرام کے لئے جنت اور اپنی خوشنودی واجب کردی ہے اور بعد والوں کے لئے شرط ہے کہ وہ احسان اور خلوص کے ساتھ ان کی پیروی کریں۔

(۷۵۰) عورتوں کے لئے حضور ﷺ کی قبر انور کی زیارت مکروہ نہیں جس طرح عورتوں کے لئے دوسرے تمام لوگوں کی قبروں کی زیارت مکروہ ہے بلکہ عورتوں کے لئے حضور ﷺ کی قبر انور کی زیارت مستحب ہے۔ قرانی کہتے ہیں کہ اس میں کوئی شک نہیں۔

(۷۵۱) نمازی مسجد نبوی میں بائیں طرف نہیں تھوک سکتا حالانکہ باقی تمام مساجد میں یہ سنت ہے۔

(۷۵۲) حضور ﷺ کی مسجد کی طرف کوئی دروازہ کھڑکی یا روشندان کھولنے کی

اجازت نہیں ہے۔

(۷۵۳) ہر شخص کے ہونٹوں کے ساتھ دو فرشتے مقرر ہیں جو کسی چیز کی حفاظت نہیں کرتے سوائے صلوٰۃ وسلام کے جو حضور ﷺ پر وہ شخص بھیجتا ہے۔

(۷۵۴) حضور ﷺ کے خصائص میں سے یہ بھی ہے کہ تشہد میں آپ ﷺ پر صلوٰۃ پڑھنا واجب ہے ہمارے نزدیک۔ اسے سبکی کی طبقات کے حوالے سے خادم میں بیان کیا ہے۔

(۷۵۵) ایک قول یہ بھی ہے کہ جب بھی حضور ﷺ کا اسم گرامی لیا جائے آپ ﷺ پر درود بھیجنا واجب ہے۔ اسے عبدالحلیم اور طحاوی نے بیان کیا ہے کیونکہ یہ معاملہ چھینک مارنے والے کو یرحمک اللہ کہنے سے کم نہیں ہے۔ متاخرین میں سے قاضی تاج الدین نے اس قول کو اختیار کیا ہے۔

(۷۵۶) اگر کوئی شخص کسی ناپسندیدہ یا باعث تضحیک مقام پر حضور ﷺ پر درود پڑھے یا درود شریف کو کسی دوسرے شخص کو کنایۃً گالی دینے کے لئے استعمال کرے تو وہ شخص کافر ہو جاتا ہے۔

(۷۵۷) اگر حضور ﷺ کسی شخص کے متعلق کوئی فیصلہ فرمائیں اور وہ شخص اس فیصلہ کے متعلق اپنے دل میں تنگی محسوس کرے تو وہ شخص کافر ہو جاتا ہے دیگر حکام کا یہ حکم نہیں ہے۔

(۷۵۸) یہ بات بھی حضور ﷺ کے خصائص میں سے ہے کہ آپ ﷺ کے بعد امام ایک ہی ہوگا اور باقی انبیاء کی یہ شان نہیں ہے اسے ابن سراقہ نے اعداد میں بیان کیا ہے۔

(۷۵۹) حضور ﷺ کے لئے اپنی اہل بیت کے لئے وصیت کرنا مطلقاً جائز ہے اور دوسروں کے حق میں احتمال ہے۔ صحیح یہی ہے کہ جائز نہیں اسے باب وصیت

میں بیان کیا گیا ہے۔

(۷۶۰) آپ ﷺ کے اہل بیت نکاح میں ہر کسی کے کفو بن سکتے ہیں اسے باب النکاح میں ذکر کیا گیا ہے۔

(۷۶۱) اہل بیت پر اشراف (م) شریف کا اطلاق ہوتا ہے اور اشراف حضرات عقیل، جعفر اور عباس رضی اللہ عنہم کی اولاد کو کہا جاتا ہے۔ متقدمین کی اصطلاح یہی ہے۔

(۷۶۲) خلفائے فاطمین کے دور میں مصر میں شریف کا لفظ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد کے ساتھ خاص کر دیا گیا۔

(۷۶۳) احناف میں سے صاحب فتاویٰ ظہیریہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے خصائص میں سے یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کبھی حیض نہیں آیا اور جب بھی آپ کے ہاں کسی بچے کی ولادت ہوتی تو ساعت بھر میں نفاس سے پاک ہو جاتیں تا کہ آپ کی کوئی نماز قضا نہ ہو کہتے ہیں کہ یہی وجہ ہے کہ ان کا لقب زہرا ہے۔

(۷۶۴) آپ رضی اللہ عنہا کی آنکھیں سیاہ و سفید اور رنگ گندم گوں تھا۔ آپ پاک اور صاف تھیں نہ آپ کو حیض آتا اور نہ ہی ولادت و حیض کی حالت میں خون کے آثار رہتے۔

(۷۶۵) بیہقی کے دلائل میں ہے کہ حضور ﷺ نے اپنا ہاتھ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سینہ مبارک پر رکھا اور بھوک کو ان سے اٹھا لیا اس کے بعد انہوں نے کبھی بھوک محسوس نہیں کی۔

(۷۶۶) مسند احمد وغیرہ میں ہے کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وقت نزع قریب آیا تو آپ نے غسل کیا اور وصیت کی کہ کوئی ان کے جسم کو نہ کھولے

۔حضرت علی ؓ تشریف لائے تو آپ نے انہیں اپنی وصیت بتائی۔ پھر جب ان کا انتقال ہوا تو حضرت علی ؓ نے انہیں اُٹھایا اور اسی غسل میں دفن کر دیا۔

(۷۶۷) امام علم الدین القرافی فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور آپ کے بھائی حضرت ابراہیم ؓ بالاتفاق خلفائے اربعہ سے بہتر ہیں۔

(۷۶۸) حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اُنہوں نے فرمایا میں حضور ﷺ کے جگر کے ٹکڑے پر کسی کو فضیلت نہیں دیتا۔

(۷۶۹) طحاوی کی معانی آلاثار میں ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے محرم ہیں وہ ان میں جس کے ساتھ بھی سفر کریں اُن کا سفر محرم کی معیت میں شمار ہوگا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ باقی تمام عورتوں کے لئے تمام لوگ محرم نہیں ہیں۔

(۷۷۰) رزین نے آپ ﷺ کے خصائص میں ذکر کیا ہے کہ آپ ﷺ کے کچھ بال آگ میں گر گئے لیکن جلے نہیں۔

(۷۷۱) آپ ﷺ نے گنجے کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اُسی وقت بال اُگ آئے۔

(۷۷۲) حضور ﷺ نے اپنی ہتھیلی مریض پر رکھی تو وہ اسی وقت صحت یاب ہوگیا۔

(۷۷۳) آپ ﷺ نے پودا لگایا تو وہ اسی سال پھل لے آیا۔

(۷۷۴) آپ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے حضرت عمر ؓ کو جھنجوڑا تو وہ اسی وقت ایمان لے آئے۔

(۷۷۵) ناشری کی نکہت الحاوی میں ہے وہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم ؓ پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی۔ بعض علماء بیان فرماتے ہیں کہ نمازِ جنازہ اس لئے نہیں پڑھی کہ حضرت ابراہیم اپنے والد ماجد کی نبوت کی وجہ سے نمازِ جنازہ کے محتاج نہیں تھے جس طرح شہید اس سے بے نیاز ہوتا ہے۔

(۷۷۶) مستدرک میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے شہداء میں سے صرف حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر نمازِ جنازہ پڑھی اور آپ کے علاوہ کسی شہید کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر ستر تکبیرات پڑھیں جب کہ ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے ان پر ستر نمازِ جنازہ پڑھیں۔

(۷۷۷) صحیحین وغیرہ میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن مقامِ اُحد پر تشریف لے گئے اور شہداءِ اُحد پر نمازِ جنازہ پڑھی۔ یہ حضور ﷺ کے حیاتِ ظاہری کے آخری دنوں کی بات ہے جب کہ شہدائے اُحد کو دفن ہوئے آٹھ برس بیت چکے تھے۔

(۷۷۸) ایک صحیح روایت میں ہے کہ حضور ﷺ بقیع میں تشریف لے گئے اور اہل بقیع پر نمازِ جنازہ پڑھی۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ بعض علماء کا خیال ہے کہ ممکن ہے حضور ﷺ نے جو یہ نمازِ جنازہ پڑھی یہ عام نمازِ جنازہ کی طرح ہو اور یہ حضور ﷺ کی خصوصیات میں سے ہے اور غالباً حضور ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ آپ کی نمازِ جنازہ کی برکت تمام اہل قبور کو حاصل ہو جائے کیونکہ ان میں بعض ایسے بھی ہوں گے جن کی تدفین کے وقت حضور ﷺ نے کسی وجہ سے ان پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی۔

(۷۷۹) حضور ﷺ کے خصائص میں سے ہے کہ آپ سے یہ عرض کیا جا سکتا ہے کہ حضور ﷺ آپ جو پسند فرمائیں فیصلہ فرمادیں کیونکہ آپ ﷺ جو فیصلہ فرمادیں وہ صحیح اور خداوند کریم کے فیصلہ کے مطابق ہوتا ہے۔ اکثر علماءِ کرام نے اسے اُصول میں صحیح قرار دیا ہے۔ سمعانی کہتے ہیں کہ کسی عالم سے یہ بات نہیں کہی جا سکتی کیونکہ اس کا مقام اس سے فروتر ہوتا ہے۔

(۷۸۰) بعض علماء کا خیال ہے کہ حضور ﷺ کے لئے اجتہاد منع ہے کیونکہ وحی

کی وجہ سے آپ ﷺ کو یقین حاصل ہوتا ہے اور اجتہاد کی ضرورت نہیں رہتی۔

(۷۸۱) اسی طرح حضور ﷺ کے عصر مبارک میں کسی دوسرے کے لئے بھی اجتہاد جائز نہیں کیونکہ وہ حضور ﷺ سے یقینی علم حاصل کرسکتا ہے اور علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضور ﷺ کے عصر مبارک میں اجماع کا انعقاد نہیں ہوسکتا۔

(۷۸۲) سکاکی کی شرح المنار میں ہے کہ الہام ملہم اور دوسرے لوگوں کے لئے حجت ہے اگر ملہم نبی ہو اور اسے معلوم ہو کہ یہ الہام خدا کی طرف سے ہے لیکن اگر ملہم ولی ہو تو اس کا الہام حجت نہیں ہے۔

(۷۸۳) تفسیر ابن منذر میں عمرو بن دینار ؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عمر ؓ سے عرض کیا حضرت جو بات خداوند کریم نے آپ کو دکھائی ہے اس کے مطابق فیصلہ فرمائیں تو حضرت عمر ؓ نے فرمایا خاموش رہو یہ حضور ﷺ کا خاصہ ہے۔

(۷۸۴) سنن سعید بن منصور میں حضرت سعید بن جبیر ؓ سے مروی ہے کہ وقف صرف انبیاء کرام علیہم السلام پر لازم ہے دوسروں پر نہیں اور یہ انبیاء کرام علیہم السلام کا خاصہ ہے اور اسی پر اس حدیث شریف ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہم جو چھوڑیں صدقہ ہے'' کو محمول کیا گیا ہے اور جنہوں نے یہ بات کہی ہے انہوں نے انبیاء کرام کے لئے وقف کے لازم ہونے کو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول سے مستثنیٰ قرار دیا ہے کہ ''وقف لازم نہیں ہے''

(۷۸۵) تفسیر ابن منذر میں ابن جریج سے مروی ہے کہ جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو حضور ﷺ انہیں پہلے السلام علیکم کہتے۔

(۷۸۶) اسی طرح اگر راستہ میں حضور ﷺ کسی صحابی سے ملتے تو پہلے السلام

علیکم فرماتے کیونکہ ارشادِ خداوندی ہے اگر آپ کے پاس آئیں وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں تو السلام علیکم کہیے اور اس میں دو خصوصیات ہیں آنے والے کو اور گزرنے والے ہو پہلے سلام کرنا۔

(مسئلہ) ہمارے حق میں سنت یہ ہے کہ آنے والا اور گزرنے والا پہلے السلام علیکم کہے اور حضور ﷺ کے لئے ابتدائے سلام کا وجوب آیت مذکورہ کی وجہ سے ہے اور حضور ﷺ کے علاوہ اُمت کے کسی فرد پر سلام میں ابتدا کرنا واجب نہیں ہے۔

(۷۸۷) حضور ﷺ کے خصائص میں سے یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کے لئے خواب میں اللہ جل جلالہ کا دیدار جائز ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ کسی دوسرے کے لئے جائز نہیں یہ اختیاری ہے اور یہی ابو منصور ماتریدی کا قول ہے۔

(۷۸۸) مستدرک میں ایک حدیث ہے کہ کسی نبی کے لئے منقش گھر میں داخل ہونا جائز نہیں ہے۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ کسی نبی نے کبھی "نورہ" نہیں لگایا۔

(۷۸۹) قتادہ کہتے ہیں کہ خواب ظن سے عبارت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے جسے چاہتا ہے سچا کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے باطل فرما دیتا ہے۔ ابن جریر کہتے ہیں کہ غیر انبیاء کا یہی حکم ہے اور لوگوں نے اس کی جو تعبیر کی ہے وہ ثعلبہ بن حاطب کا جھوٹ ہے اور اسی جھوٹ کی سزا کے طور پر اس سے زکوۃ لینے سے لوگوں کو روک دیا گیا اور آپ ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے اس سے زکوۃ قبول نہیں کی۔

پھر آپ ﷺ کے زمانے میں تمیمہ بنت وہب نے جھوٹ بولا تو آپ ﷺ نے اس کے طلاق دینے والے یعنی رفاعہ کی طرف لوٹانے سے انکار کر دیا اور آپ ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اسے رفاعہ کی طرف نہیں لوٹایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو اس کے بعد میرے پاس آئی تو

میں تجھے سنگسار کرادوں گا۔

ایک آدمی نے کچھ پرائے جوؤں میں دھوکا کیا اور پھر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا تو یہ جولے کر روزِ قیامت میرے پاس آئے گا اور اس وقت میں انہیں تجھ سے قبول نہیں کروں گا۔

(۷۹۰) ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے سوا ہر شخص اپنی بات کے سبب پکڑا بھی جاتا ہے اور بری بھی ہو جاتا ہے۔

(۷۹۱) حضرت ابن عباس ﷺ آیہ کریمہ

"لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ" (پارہ ۱۳، سورۃ الرعد، آیت ۱۱)

"آدمی کے لئے بدلی والے فرشتے ہیں اس کے آگے اور پیچھے"

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے آگے پیچھے محافظ مقرر ہیں جو حضور ﷺ کی حفاظت کرتے ہیں خدا کے حکم سے اور یہ حضور ﷺ کا خاصہ ہے۔

(۷۹۲) مسند امام شافعی میں ایک حدیث ہے کہ میری صبا کے ذریعے امداد فرمائی گئی حالانکہ یہ پہلے لوگوں کے لئے ایک عذاب تھی۔

(۷۹۳) ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ کے اہل بیت کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جنت کے اونچے مقام پر ہوں گے۔

(۷۹۴) ایک حدیث شریف میں ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں میرے اہل بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جیسی ہے جو اس پر سوار ہو جائے گا نجات پا جائے گا اور جو پیچھے رہ جائے گا غرق ہو جائے گا اور یہ کہ جو اہل بیت اور قرآن کریم سے وابستہ رہے گا وہ کبھی گمراہ نہیں ہوگا۔

(۷۹۵) اہل بیت اُمت کے لئے اختلافات سے مامون رہنے کی ضمانت ہیں۔ جنتیوں کے سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ انہیں عذاب نہیں

دے گا اور جوان سے بغض رکھے گا حوالے دوزخ ہو گا۔

(۷۹۶) کسی شخص کے دل میں ایمان داخل ہی نہیں ہو سکتا جب تک وہ اہل بیت کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اللہ کے لئے اور رسول اللہ ﷺ کی قرابت کی وجہ سے محبت نہ کرے۔ جوان سے قتال کرے گا تو گویا اس نے دجال کی معیت میں جنگ کی۔ جو شخص ان میں سے کسی کے ساتھ نیکی کرے گا حضور ﷺ اسے قیامت کے دن اس کا اجر عطا فرمائیں گے اور اہل بیت کے ہر فرد کو روزِ قیامت شفاعت کا حق حاصل ہو گا۔

(۷۹۷) ہر شخص کے لئے بہتر ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تعظیم کے لئے اُٹھے لیکن بنو ہاشم کو یہ حکم نہیں وہ کسی کی تعظیم کے لئے نہیں اُٹھیں گے۔

(۷۹۸) حضور ﷺ کے عصر مبارک میں کچھ احکام نازل ہوئے اور پھر منسوخ ہو گئے ان احکام پر صرف صحابہ کرام نے عمل کیا۔ ان احکام میں سے بعض یہ ہیں

قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھنا، ضیافت کا واجب ہونا، فالتو مال خرچ کر دینا، مقروض کو غلام بنا لینا اور یہ کہ انزال کے بغیر غسل کی ضرورت نہیں ہے۔

رمضان کے روزے اور فدیہ میں اختیار، زیارتِ قبور کی حرمت، تین سے زیادہ قربانیوں کو اکٹھا کرنا، زانی مرد کا پاک دامن عورت سے اور زانیہ عورت کا پاک دامن مرد سے نکاح۔

اشہر حرام میں جنگ، والدین اور اقربا کے لئے وصیت کا واجب ہونا، فوت ہونے والے کی بیوی کا ایک سال عدت گزارنا، بیس مسلمانوں کا دو سو کافروں سے جنگ کرنا، ترکہ کو حاضرین میں تقسیم کرنا، غلاموں اور بچوں کا اوقاتِ ثلاثہ میں اجازت طلب کرنا، رات کا زیادہ حصہ قیام کرنا، حلف اور ہجرت کے ذریعہ وارث قرار پانا۔

نفس کے وسوسہ پر مواخذہ، زنا کی صورت میں قید اور مال ضائع کرنے کی

صورت میں تعزیر، کافروں کی گواہی، بغیر عذر کے بیٹھنے والے امام کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھنا، جمعہ کا خطبہ، نماز کے بعد دینا، جس چیز کو آگ نے چھوا ہو، اس کے استعمال کے بعد وضو کرنا، عورتوں کے لئے سونے کے زیورات کی حرمت، چوتھی دفعہ شراب پینے والے کو قتل کرنا، اوقاتِ مکروہہ میں مُردوں کی تدفین کی ممانعت۔

(۷۹۹) مالکیہ کہتے ہیں کہ حدیث شریف میں جو آیا ہے کہ دس سے زیادہ کوڑے صرف حد ہی کی صورت میں مارے جاسکتے یہ حکم حضور ﷺ کے عصر مبارک کے ساتھ خاص ہے کیونکہ اس وقت کے مجرم کے لئے اتنی ہی سزا کافی تھی۔

(۸۰۰) قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے آپ ﷺ کے خصائص میں بیان کیا ہے کہ کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ آپ ﷺ کو امامت کرائے کیونکہ حضور ﷺ سے آگے بڑھنا نہ نماز میں جائز ہے نہ نماز کے بغیر۔ نہ عذر کے ساتھ جائز ہے اور نہ بلا عذر۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۸۰۱) کوئی حضور ﷺ کا شفیع نہیں ہوگا۔ حضور ﷺ نے فرمایا تمہارے امام تمہارے شفیع ہیں۔ اسی لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابوقحافہ کے بیٹے کی کیا مجال ہے کہ وہ حضور ﷺ کے آگے بڑھے۔

(۸۰۲) حضور ﷺ نے اہل بدر کو اس حکم کے ساتھ خاص فرمایا کہ ان کی نمازِ جنازہ میں چار سے زائد تکبیرات پڑھی جائیں اور ان کی عظمت اور فضیلت کے اظہار کے لئے ہے۔

(۸۰۳) حضور ﷺ کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں ایک ہستی وہ بھی ہے جن کے انتقال کے وقت عرش ان کی رُوح سے ملاقات کی خوشی میں جھوم اُٹھا۔

(۸۰۴) آپ ﷺ کے صحابہ کرام میں وہ بھی ہیں جن کی نمازِ جنازہ میں

ہزار ایسے ملائکہ شریک ہوئے جو پہلے کبھی زمین پر نہیں آتے تھے اور وہ بھی ہیں
جن کو ملائکہ نے غسل دیا۔ وہ بھی ہیں جو جبریل، ابراہیم، نوح، موسیٰ، عیسیٰ، یوسف
اور صاحب یاسین علیہم السلام کے مشابہ ہیں۔

(۸۰۵) طبقات ابن سعد میں عمر بن سلیمان سے مروی ہے فرماتے ہیں
حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ جنتیوں کے نام ہیں دورِ جاہلیت میں ان
ناموں کا رواج نہیں تھا۔

(۸۰۶) طبقات ہی میں حضرت سعید بن میسب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
ہے کہ پہلے زمانوں میں انبیاء کرام کے ناموں پر بچوں کے نام رکھنا مستحب نہیں تھا۔

(۸۰۷) جامع الثوری اور مصنف عبدالرزاق میں حضرت سعید بن میسب رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ انہوں نے لوگوں کی ایک جماعت کو حضور ﷺ پر سلام پڑھتے ہوئے
دیکھا تو فرمایا کوئی نبی چار دن سے زیادہ قبر میں نہیں ٹھہرتا اور پھر اس کو اٹھا لیا جاتا ہے۔

(۸۰۸) امام الحرمین نے النہایہ اور رافعی نے الشرح الصغیر میں ایک حدیث
بیان کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرا اکرام میرے رب کے ہاں اس سے زیادہ
ہے کہ وہ مجھے تین دن سے زیادہ قبر میں رکھے۔

(۸۰۹) یافعی کی کفایۃ المعتقد میں ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ یقین کی کئی
قسمیں ہیں۔ اسم الیقین، رسم الیقین، علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین۔ اسم
الیقین اور رسم الیقین تو عوام کو حاصل ہوتا ہے۔ علم الیقین اُولیاءِ کرام کو، عین الیقین
خاص اُولیاءِ کرام کو اور حق الیقین انبیاء علیہم السلام کو اور حق الیقین کی حقیقت صرف
حضور ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔

شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام اُمور کی حقیقت کا
مطالعہ فرماتے ہیں جب کہ اُولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اُمور کی حقیقت نہیں بلکہ

مثال کا مطالعہ فرماتے ہیں۔ یافعی کا بھی یہی قول ہے۔

(۸۱۰) شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے انبیاء کرام اور اولیاء کرام کے الہامات میں فرق بیان کیا ہے اور فرمایا ہے کہ انبیاء کرام پر جو وحی نازل ہوتی ہے اس کو کلام کہا جاتا ہے۔ جب کہ اُولیاء کے الہام کا نام حدیث ہے اور کلام کی تصدیق لازمی ہوتی ہے جو اس کا انکار کرے کافر ہو جاتا ہے اور حدیث (الہام اُولیاء کے معنیٰ میں) کا انکار کرنے والا کافر نہیں ہوتا۔

(۸۱۱) ابو عمر والدمشقی الصوفی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انبیاء پر معجزات کا اظہار فرض کیا ہے تا کہ لوگ انہیں دیکھ کر حلقۂ اسلام میں شامل ہوں اور اُولیاءِ کرام پر کرامات کا مخفی رکھنا ضروری قرار دیا ہے تا کہ اس وجہ سے وہ آزمائش اور فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

(۸۱۲) ابوالعباس المرزوق السیارق فرماتے ہیں خطرہ انبیاء کے لئے ہے ، وسوسہ اولیاء کے لئے اور فکر عوام کے لئے۔

(۸۱۳) نسفی بحرالکلام میں فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواحِ مبارکہ جب ان کے اجسادِ طیبہ سے نکلتی ہیں تو مشک و کافور کی شکل اختیار کر لیتی ہیں اور شہداء کی روحیں ان کے جسموں سے نکل کر سبز پرندے کی صورت اختیار کرتی ہیں۔

(۸۱۴) انبیاء علیہم السلام کے خواص میں سے یہ بھی ہے کہ موقف قیامت میں ان کے لئے سونے کے ممبر رکھے جائیں گے جن پر وہ جلوہ افروز ہوں گے اور یہ مقام انبیاء علیہم السلام کے سوا کسی دوسرے شخص کو حاصل نہیں ہوگا۔

(۸۱۵) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اعتکاف صرف مسجد نبوی کے ساتھ خاص ہے۔ اسے نسائی نے اپنی سنن میں بیان کیا ہے۔

(۸۱۶) کراماتِ اُولیاء میں اشر بن حارث سے مروی ہے کہ ان کے سامنے

قبولیت دعا وغیرہ کے متعلق کچھ باتیں بیان کی گئیں تو اُنہوں نے فرمایا کہ میں ان میں سے صرف دو چیزوں کا انکار کرتا ہوں۔ایک تو سونے کا استعمال ہے اور دوسرا پانی پر چلنا کیونکہ یہ دونوں چیزیں صرف انبیاء کرام کے ساتھ خاص ہے۔

(۸۱۷) علامہ نووی ایک حدیث بیان کرتے ہیں کہ جو بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اسے منحوس کرتا ہے سوائے حضرت مریم اور ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور اس حدیث کا ظاہر تقاضا کرتا ہے کہ یہ خصوصیت صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کی ہے۔قاضی عیاض نے اشارہ فرمایا ہے کہ تمام انبیاء اس خصوصیت میں شامل ہیں۔

(۸۱۸) کشاف کے حاشیہ میں الطیبی آیت کریمہ "اَلْــٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَـنْـكُـمْ" کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ سلمی نے نصر آبادی سے روایت کیا ہے کہ یہ تخفیف صرف اُمت کے لئے ہے اور حضور ﷺ کے لئے نہیں کیونکہ جو امانت نبوت کو بھی بوجھل محسوس نہ کرے اس کے ساتھ تخفیف کی بات کرنے کا مطلب ہی کیا ہے اور جس کا وظیفہ ہی یہ ہو کہ اے میرے رب! میں تیرے بھروسہ پر ہی حملہ کرتا ہوں اور تیرے سہارے ہی تدبیر کرتا ہوں۔

اس سے تخفیف کرنے کا کیا مطلب اور اس پر کوئی چیز گراں کیسے ہوسکتی ہے۔

(۸۱۹) تاریخ ابن عساکر میں ابو حاتم رازی سے مروی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے لے کر اب تک جتنی اُمتوں کو خدا نے پیدا کیا ہے ان میں کوئی اُمت ایسی نہ تھی جس نے اپنے نبی کے حالات و آثار محفوظ کئے ہوں سوائے اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے۔

(۸۲۰) کسی نے حضرت ابو حاتم رازی سے پوچھا کہ حضرت! حضور ﷺ کے اُمتی بعض اوقات کوئی ایسی حدیث بیان کرتے ہیں جس کی کوئی اصل نہیں ہوتی تو

اُنہوں نے فرمایا کہ اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے علماء اپنی معرفت کے زور پر صحیح اور موضوع حدیث میں تمیز کر سکتے ہیں تا کہ ان کے بعد آنے والوں کو معلوم ہو جائے کہ اُنہوں نے آثار میں تمیز کر کے انہیں محفوظ کیا ہے۔

(۸۲۱) سبکی فرماتے ہیں کہ جو شخص حضور ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہو اور جان بوجھ کر حضور ﷺ کے ساتھ پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے یا حضور ﷺ کی اقتداء میں جان بوجھ کر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی۔ کیونکہ ممکن ہے کہ حضور ﷺ پر نماز کی کمی یا زیادتی کے متعلق وحی نازل ہوئی ہو اور حضور ﷺ کے بعد اگر ان صورتوں میں کوئی امام کی پیروی کرے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

(۸۲۲) عراقی شرح السنن میں فرماتے ہیں کہ اکیلا سفر کرنا حضور ﷺ کے ساتھ خاص ہے کیونکہ آپ ﷺ شیطان سے محفوظ ہیں اور دوسرے لوگوں کا یہ حکم نہیں ہے۔

(۸۲۳) ابن دحیہ التنویر میں بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ایک ہزار خصوصیات عطا فرمائی ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اور فرشتوں نے آپ ﷺ پر درود بھیجا۔ رویت باری تعالیٰ، قرب خداوندی، شفاعت، وسیلہ، فضیلت، مقامِ رفیع، براق، انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت کرانا، راتوں رات سیر کرایا جانا، رضا، سوال اور کوثر کا عطا ہونا، بات کا سننا، نعمت کا مکمل ہونا، سینے کا کھولا جانا، بوجھ کا اُٹھایا جانا، ذکر کا بلند ہونا، فتح کی عزت، سکینہ کا نزول، سات بار پڑھی جانے والی آیتیں اور قرآن حکیم۔

(۸۲۴) حضور ﷺ تمام جہانوں کے لئے رحمت بن کر مبعوث ہوئے۔

(۸۲۵) حضور ﷺ جو بہتر سمجھیں وہی لوگوں کے درمیان فیصلہ فرما سکتے ہیں اور یہ مقام کسی دوسرے نبی کو بھی حاصل نہیں۔

(۸۲۶) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے نام کی قسم بیان فرمائی ہے۔

(۸۲۷) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دعا کو قبول فرمایا اور قیامت کے دن امتیوں اور انبیاء کے درمیان آپ ﷺ کی گواہی مقبول ہوگی۔

(۸۲۸) حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے حبیب بھی ہیں اور خلیل بھی۔ اس طرح کی اور بیشمار خصوصیات ہیں جن کا احاطہ ممکن نہیں۔

(۸۲۹) شیخ بدرالدین الدمامینی اپنی کتاب حسن الاقتصاص لمایتعلق بالاختصاص میں فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی جان قربان کر کے حفاظت کرنا واجب ہے۔

(۸۳۰) ابن المنیر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے متعلق یہ واجب قرار دیا ہے کہ آپ ﷺ کو اپنی ذات پر ترجیح دی جائے اور حضور ﷺ ہر مومن کو اپنی جان سے زیادہ محبوب ہوں۔ اسی لئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے احد کے دن کہا تھا "نحری دون نحرك" (ہمارے سینے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے کے لئے ڈھال ہیں) اور یہ حضور ﷺ کے خصائص میں سے ہے اور اس چیز میں کسی کا اختلاف نہیں کہ یہ کسی دوسرے کے حق میں واجب نہیں ہے۔ اب رہی یہ بات کہ آیا دوسروں کے لئے جان قربان کرنا جائز ہے یا نہیں؟ تو اس کا ظاہری جواب یہ ہے کہ جائز نہیں۔ اس بات پر قیاس کرتے ہوئے کہ جس کے پاس پانی ہے اور پانی کے بغیر اس کی اپنی موت کا خطرہ ہے اگر وہ پانی کسی دوسرے کو دے دے تو یہ جائز نہیں۔

(۸۳۱) پھر فرماتے ہیں کہ غور کیجئے کہ حضور ﷺ کو لونڈی کے نکاح سے منع فرمایا گیا ہے اور اس کی علت یہ بیان کی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص لونڈی سے نکاح کرے تو اس لونڈی سے اس کی جو اولاد ہوگی وہ غلام ہوگی اور حضور ﷺ کا مقام اس سے بلند ہے کہ آپ ﷺ کی اولاد غلام ہو۔

(۸۳۲) فرماتے ہیں کہ کیا اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ حسنی اور حسینی سید کو بھی لونڈی سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ اس نکاح کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سید کی اولاد جو لونڈی سے ہوگی وہ غلام ہوگی اور حضور ﷺ کا مقام اس سے بہت بلند ہے کہ آپ ﷺ کی نسل میں سے کوئی ایک بھی غلام ہو۔

(۸۳۳) ابن منیر نے شرح بخاری میں اس حدیث (من ملك من العرب رقيقا الخ) کہ جو شخص کسی عرب کو غلام بنائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے آزاد کردے کیونکہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہے فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک عرب کے مملوک ہونے کا حکم مفصل ہے اور اس میں سے سادات بنو فاطمہ کی تخصیص ضروری ہے کیونکہ اگر ہم یہ فرض کریں کہ کسی حسنی یا حسینی سید نے کسی لونڈی سے نکاح کیا تو اس سے جو اولاد ہوگی اس کے غلام نہ ہونے کے سلسلے میں اختلاف محال ہے کیونکہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ اسے آزاد کردو کیونکہ یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہے تو اگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسبت سے عرب کو آزاد کردینا مستحب ٹھہرتا ہے تو حضور ﷺ کی نسل کے کسی فرد کو غلام بنالینا حرام ٹھہرتا ہے اور اس میں کسی قسم کے اختلاف کی گنجائش نہیں ہے۔

(۸۳۴) حضور ﷺ کے خصائص میں سے ہے کہ اگر حضور ﷺ کسی راستے سے تشریف لے جاتے اور آپ ﷺ کے بعد کوئی اور شخص اس راستے سے گزرتا تو اس شخص کو معلوم ہو جاتا کہ حضور ﷺ اس راستے سے تشریف لے گئے ہیں کیونکہ وہ راستے حضور ﷺ کے گزرنے سے خوشبودار ہو جاتے تھے اسے کبیری نے جابر سے روایت کیا ہے۔

(۸۳۵) شیخ بدر الدین بن الصاحب کے تذکرہ میں ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کسی ایسے شخص کے طلبگار رہتے جو انہیں اولین و آخرین کی خبریں سنائے۔ پھر حضور ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دنیا کو اخبارِ غیبیہ سے بھر دیا۔

(۸۳۶) ابن السبکی "التوشیح" میں بیان فرماتے ہیں کہ میں نے والد ماجد کو یہ کہتے سنا جب کہ ان سے اس سیاہ لوتھڑے کے متعلق پوچھا گیا جو حضور ﷺ کی کم عمری میں حضور ﷺ کے قلب مبارک کو شق کر کے اس سے نکالا گیا تھا اور فرشتے نے کہا تھا کہ یہ شیطان کا حصہ ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ گوشت کا ٹکڑا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے دلوں میں پیدا فرمایا ہے اور جو کچھ شیطان اس میں ڈالتا ہے یہ اُسے قبول کرتا ہے تو اس کو حضور ﷺ کے قلب انور سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ اب حضور ﷺ کے قلب انور کے اندر کوئی ایسی جگہ ہے ہی نہیں جو وسوسۂ شیطانی کو قبول کرے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس حدیث کا یہی معنی ہے کہ حضور ﷺ سے شیطان کو کبھی کوئی حصہ نہیں ملا۔ لم یکن للشیطان فیه حظ قط۔

اور جس کو فرشتے نے صاف کیا تھا وہ بشری جبلت کا حصہ تھا اور وسوسہ شیطانی کو قبول کرنے والے حصہ کو علیحدہ کر دیا گیا۔ گو کہ اس کے وجود سے ضروری نہیں تھا کہ واقعۃً حضور ﷺ کے قلب انور میں کوئی ناپسندیدہ چیز موجود تھی۔

ان کے اس جواب پر میں (امام سیوطی علیہ الرحمۃ) نے سوال کیا کہ خداوند کریم نے وسوسۂ شیطانی کو قبول کرنے والے اس لوتھڑے کو حضور اکرم ﷺ کے قلب انور میں پیدا ہی کیوں فرمایا تھا حالانکہ ربِ قدیر اس بات پر بھی قادر تھا کہ آپ ﷺ کے قلب انور میں اس کو پیدا ہی نہ فرماتا تو آپ نے فرمایا کہ وہ انسانی اجزاء میں سے ایک ہیں اور تکمیل خلقت انسانی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا فرمایا تھا اور یہ ضروری تھا اور بعد میں اللہ تعالیٰ نے کرامت ربانیہ سے علیحدہ فرما دیا۔

(۸۳۷) ابن سبکی کہتے ہیں کہ میرے بھائی نے والد ماجد کو اُن کے انتقال کے بعد دیکھا کہ ان پر انوار سایہ فگن ہیں تو ان کے دل میں آئی کہ یہ سب کچھ اس مبارک بحث کی برکت ہے۔ ابن سبکی طبقات میں کہتے ہیں کہ میرے ہاں یہ بات

ثابت نہیں ہے کہ کسی ولی کے لئے کوئی میت مرنے کے طویل عرصہ بعد جب کہ وہ ہڈیوں میں تبدیل ہو چکا ہو زندہ ہوا ہو اور زندہ کئے جانے کے بعد کافی عرصہ زندہ رہا ہو۔ ایسی کوئی بات ہمیں معلوم نہیں اور نہ ہمارا عقیدہ ہے کہ یہ کسی ولی کے لئے ہو سکتا ہے اور انبیاء کے لئے احیائے موتی میں کوئی شک نہیں اور یہ اُن کا معجزہ ہے کرامت اس تک نہیں پہنچ سکتی۔

اختصار

فقیر نے یہ ترجمہ سخت علالت کے دوران لکھا ہے اس میں کسی قسم کی سامعین کمی بیشی محسوس کریں اس کی اصلاح فرما کر اطلاع بخشیں تا کہ اسے آئندہ ایڈیشن میں شائع کیا جائے۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور۔ پاکستان

یکم ذوالحجہ ۱۴۳۰ھ بروز جمعرات